REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP- 3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک سالانہ ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ — ۱۱ نبوت ۱۳۶۱ ہش — ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ نبوت (نومبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ سے تشریف لانے والے جامعہ احمدیہ کے طالب علم مکرم مظفر سُودن صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ حضور پُر نور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ - اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں آپ کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین

قادیان ۸ نبوت (نومبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ تاحال حسب سابق بمبئی میں ہی قیام فرما ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے - آمین ۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا - احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی تشریف لے جاسکتے ہیں اور اس طرح ہر دو روحانی اجتماعات سے مستفید ہو سکتے ہیں - اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مسجد "بشارت" سپین کی افتتاحی تقریب میں شمولیت اور یورپی ممالک کے کامیاب دورہ سے واپسی پر

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے اعزاز میں

پُر وقار استقبالیہ تقریب

قادیان ۱۳ اِخاء (اکتوبر) - آج یہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کے اعزاز میں آپ کی مسجد "بشارت" سپین کی تاریخ ساز افتتاحی تقریب میں شمولیت اور پانچ یورپین ممالک کے کامیاب دورہ سے بخیر و عافیت واپسی پر ایک پُر وقار استقبالیہ اجلاس منعقد ہوا - لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں منعقدہ اس تقریب کی صدارت خود محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمائی - اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا - ازاں بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے موقعہ کی مناسبت سے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضؓ کا ایک وجد آفریں منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔

یہ استقبالیہ اجلاس چونکہ "ہفتہ تحریک جدید" کے دوران منعقد ہوا تھا اس لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمور عامہ قادیان نے "تحریکِ جدید کا پس منظر" کے عنوان پر اپنے مخصوص دلنشین انداز میں روشنی ڈالی - ازاں بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خدام کو اُن کی مختلف اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا — !!

"تحریکِ جدید" کے موضوع پر پندرہ پندرہ منٹ کی ان ہر دو تقاریر کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جو صدر انجمن احمدیہ، انجمن ہائے تحریک جدید و وقفِ جدید، ہر سہ ذیلی تنظیموں اور لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے مشترکہ طور پر تیار کیا گیا تھا - اور جس میں مسجد "بشارت" کی تعمیر کے پس منظر پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد بحیثیت نمائندہ جماعتہائے احمدیہ بھارت اس کی بابرکت افتتاحی تقریب میں شمولیت کی سعادت پانے پر آپ کی خدمت میں پُر خلوص مبارکباد پیش کی گئی تھی - یہ سپاسنامہ ہلکے زرد رنگ کے بڑے سائز کے پوسٹر پیپر پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ کتابت کروا کر شیشے کے فریم میں محفوظ کیا گیا تھا - قارئین بدر کے استفادہ کے لئے سپاسنامہ کا مکمل متن درج ذیل ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِر

سپاسنامہ

بخدمت مکرم و محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ

قادیان

مسجد "بشارت" اسپین کے افتتاح کے بعد قادیان واپسی کے موقع پر

منجانب صدر انجمن احمدیہ و انجمن ہائے تحریک جدید و وقف جدید و مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و مقامی انجمن احمدیہ و لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان !!

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے عید کا دن تھا —

(باقی صفحہ ۱۰ پر)—

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۶۱ ہجری شمسی!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بر وقت انتباہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی ابتدائی آیات ہی میں مومنین کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ : ۴) وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور استعدادوں کو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (البقرہ : ۲۷۵) یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے دین کی راہ میں ضرورتِ حقہ کے مطابق اپنے پاکیزہ اموال خرچ کرتے ہیں اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس بڑا اجر مقدر ہے۔

اس کے برعکس جو لوگ دین اور اس کی اغراض پر دُنیا کی عارضی لذّتوں اور آسائشوں کو ترجیح دیتے ہوئے حصولِ دولت ہی کو اپنا مطمحِ نظر بنائے رکھتے ہیں ان کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (النساء: ۳۸) یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں نہ صرف خود بُخل سے کام لیتے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی بُخل کی تلقین کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں، کفرانِ نعمت کے مُرتکب ہونے والے ایسے منکرین کے لئے ہم نے ذلّت آمیز اور دردناک عذاب مقدر کر رکھا ہے ——!!

قرآن حکیم کے یہ واضح اور غیر مبہم ارشادات ہر مُسلمان کو فکر و تدبّر کی دعوت دے رہے ہیں۔ ہر سعید الفطرت ان آیات کے مفہوم پر غور کرنے کے بعد یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ اللہ اور اس کے دین کی راہ میں بے لوث اور بے دریغ قربانیاں پیش کرنے والا انسان کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ بلکہ ان مخلصانہ قربانیوں کے صلہ میں وہ کئی گُنا زیادہ نیکیوں اور سعادتوں کا اہل قرار پاتا ہے۔

مال و دولت کی محبّت کو قرآن حکیم نے انسان کے لئے ابتلاء و آزمائش سے تعبیر کیا ہے ارشادِ باری ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر: ۱۰) جو لوگ ابتلاء و آزمائش کے اس مرحلہ میں نفسانی بُخل سے محفوظ رہتے ہیں، وہی حقیقی فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ مومن بیک وقت دو متضاد چیزوں سے محبت نہیں کرسکتا۔ بُخل اور ایمان کے درمیان چونکہ بُعد المشرقین ہے اس لئے حضور نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی اَلشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبٍ مُؤمِنٍ۔ یہ دونوں متضاد چیزیں بیک وقت مومن کے دل میں جگہ نہیں پا سکتیں۔

احمدیت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دوسرا نام ہے۔ اسلام کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کا انتہائی اہم اور مقدس فریضہ جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ یہ عظیم الشان آسمانی منصوبہ ہر احمدی پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ جن سے عُہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اس مقدس عہدِ بیعت کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں جو ہم نے مامورِ زمانہ کے ساتھ ان الفاظ میں باندھا ہے کہ :-

"مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا"

اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ دورِ اوّل کے مجاہدینِ احمدیت نے اپنے اس مقدس عہدِ بیعت کی تکمیل کے لئے تبلیغ و اشاعتِ دین کی راہ میں جو عظیم اور قابلِ صد رشک قربانیاں پیش کیں وہ بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہو کر نہ صرف خود بار آور ہوئیں بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے بھی رحمتوں اور برکتوں کے ان گنت دروازے کھول گئیں۔ چنانچہ آج ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے جن غیر معمولی افضال و برکات کا مورد بن رہا ہے وہ یقیناً ہمارے اسلاف کی ان عظیم القدر قربانیوں اور شبانہ روز دُعاؤں ہی کا ثمرہ ہیں —— ہر آن موسلادھار بارشوں کی طرح برسنے والے ان افضالِ سماوی کا تقاضا ہے کہ ہر احمدی شکر گزاری کے جذبہ سے مملوء ہو کر اس باب میں اپنی قربانیوں اور جدّوجہد کے معیار کو بھی منتہائے کمال تک پہنچائے۔

آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا جو وسیع اور مستحکم نظام قائم ہے وہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کی جاری فرمودہ بابرکت مالی تحریکات کا مرہونِ منّت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سلسلہ کی روز افزوں تبلیغی، تعلیمی، اور تربیتی ضروریات کے ساتھ ساتھ ان تمام مالی تحریکات کو بھی زیادہ مستحکم اور وسیع کیا جائے۔ خصوصاً لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کی باشرح ادائیگی کی جانب پُوری توجہ دی جائے۔ کیونکہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری شدہ ان چندہ جات کے معیار پر پُورا اُترے بغیر کوئی بھی احمدی ایمان اور اپنے مقدس عہدِ بیعت کے تقاضوں کو پُورا نہیں کرسکتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے بابرکت عہدِ خلافت کے آغاز سے ہی اس باب میں سُستی اختیار کرنے والے افرادِ جماعت کو بار بار انتباہ فرما رہے ہیں۔ اسی تسلسل میں مسجد بشارت سپین کا باضابطہ افتتاح کرنے سے پہلے اپنے معرکہ آراء خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے فرمایا :-

"ایسا ضرورت مند احمدی جو چندہ نہیں دے سکتا امداد کا مستحق ہے۔ جماعت کا کام ہے جہاں تک ممکن ہوسکے اس کی امداد کرے۔ لیکن خدا سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے ایک نصیحت میں دیتا ہوں اس خیال سے کہ ہمارے بھائی ضائع نہ ہوں۔ مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ خدا کے کام کیسے پُورے ہوں گے۔ اگر مَیں فکر کروں تو مشرک بن جاؤں گا۔ مجھے اس بات کی ہرگز فکر نہیں کہ اگر کوئی احمدی ضائع ہوگئے تو اُن کی جگہ اور کیسے ملیں گے۔ ایک جائے گا تو خُدا ہزاروں لاکھوں دے سکتا ہے اس کے بدلے، اور دے گا۔ مجھے فکر یہ ہے کہ ایک بھی احمدی ضائع کیوں ہو۔ کیوں ہمارا بھائی ایک اچھے رستہ پر چل کر بھٹک جائے۔ اور ہم سے ضائع ہوجائے"۔

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بروقت انتباہ ہر احمدی کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے اور اپنی کمزوریوں کی فوری طور پر اصلاح کرنے کا ایک سنہری موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پُورے صدق اور اخلاص کے ساتھ اپنے محبوب امام ہمام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے اور دل و جان سے آپ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ÷

خورشید احمد انور

"نئی ہوگی زمیں اور آسماں بھی اِک نیا ہوگا"

سحر کے وقت اِک تارا اُفق پر جھلملاتا ہے
مرا محبوب ہے جلوہ نما ماہِ مُبیں بن کر

فرشتے مُستعد ہیں بہرِ نصرت آسمانوں پر
رواں ہیں حضرتِ طاہر جو ہیں ہر دلنشیں بن کر

دہل جائیں گے دل اہلِ کلیسا کے بخوفِ حق
مخاطب ہوں گے جب طاہر انہیں شیرِ عریں بن کر

بتائیں گے یہ دُنیا کو خدا کا اِک نذیر آیا!!
علم اسلام کا لہرائیں گے اُس کے امیں بن کر

بڑھے گا اُندلس کا مرتبہ اِس بزمِ عالم میں
کریں گے رام ہر دل کو نگارِ دلنشیں بن کر

نئی ہوگی زمیں اور آسماں بھی اِک نیا ہوگا
جہاں بھی جلوہ گر طاہر ہوئے نورِ مُبیں بن کر

ظفر ہوتا وہی ہے موردِ لطفِ خداوندی
گزارے زندگی جو خادمِ دینِ متیں بن کر

(مبارک احمد ظفر ربوہ)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلقِ عظیم نے دلوں کو جیتا تھا!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی پیار کے ساتھ، جس کا سرچشمہ خُلقِ عظیم ہے، دنیا بھر کے دلوں کو جیتا

جب تک ہم احمدی بھی اس راہ پر نہیں چلیں گے آنے والے انقلابِ عظیم میں کوئی حصہ نہیں لے سکیں گے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۷ رظہور ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۷ راگست ۱۹۸۱ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"پچھلے دنوں میں نے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہُوا۔ ایسا انقلاب جس کے مقابلہ میں کوئی اور انقلاب انسانی زندگی میں بپا نہیں ہُوا۔ پھر میں نے بتایا تھا کہ یہ انقلاب مادی طاقتوں کے بل بوتے پہ نہیں تھا بلکہ دل جیتے گئے اور خیر اور بھلائی کے سامان نوعِ انسانی کے لئے پیدا کئے گئے، ان کا دُکھ دُور کیا گیا اور سُکھ اور خوشحالی اُن کے لئے پیدا کی گئی۔

دِل کیسے جیتے گئے؟

آج میں بڑے ہی اختصار کے ساتھ اس ایک بات کی وضاحت کروں گا۔ اختصار اس لئے ضروری ہے کہ گرمی میری بیماری ہے۔ اور کل کئی گھنٹے شدید گرمی میں مجھے بیٹھنا پڑا جماعتی کام کے لئے، اور اس کا اثر ہے میری طبیعت پر، اور اس وقت بھی مجھے گرمی لگ رہی ہے اور میں نے سوچا کہ پچھلے سالوں میں اگر کسی وجہ سے میں خطبہ کے لئے نہیں آسکا تو میں نے جسے خطبہ کے لئے منتخب کیا اُسے ساتھ یہ بھی ہدایت دی کہ دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہ بولنا کیونکہ گرمی میں لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اور بہتوں کو اُونگھ بھی آجاتی ہے اور اکثر پریشان بھی ہوجاتے ہیں۔ آج میں نے سوچا کہ خود اس پر عمل کروں۔

بہرحال یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ دِل اس انقلابِ عظیم کے لئے بہت بڑے پیمانہ پر کیسے جیتے گئے اور کیسے جیتے جائیں گے ساری نوعِ انسانی کے دِل؟ اس لئے سنو! قرآن کریم میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ　　(القلم آیت: ۵)

کہ ایک خُلقِ عظیم پر، ایسے اخلاق جس کی عظمتیں ہیں آپؐ میں قائم ہیں (عربی کا لفظ عظیم جو ہے اس کے معنے ہیں کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں) آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "خُلقِ عظیم" پر قائم کیا گیا ہے۔ اپنی وسعتوں کے لحاظ سے بھی کہ ساری دُنیا میں اس کے اثر نے پھیلنا اور نوعِ انسانی کو اس اثر نے اپنے احاطہ میں لینا ہے اور رفعتوں کے لحاظ سے ایسا کہ اس "خلقِ عظیم" پر چلتے ہُوئے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ربِ کریم کے انتہائی قریب پہنچ گئے۔ ہر شخص

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم

پر اگر چلے گا تو انتہائی رفعت کو حاصل کرے گا اپنے دائرہ استعداد میں۔

اس قدر عظیم ہے یہ خلق، "خلقِ عظیم" جسے کہا گیا ہے، یہ خُلق جو ہے وہ بڑا عظیم ہے۔ دُشمن ہوتے ہیں، بہت ہی کم لوگ ہوں گے دُنیا میں، جو لمبا عرصہ دشمن کے وار سہنے کے بعد، اور وار بھی انتہائی، تیرہ سالہ زندگی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے انتہائی مظالم ڈھائے آپؐ پر، آپؐ کے متبعین پر۔ اُن میں سے ایک واقعہ یہ بھی تھا کہ اڑھائی سال تک ہر ممکن کوشش کی کہ بھوکوں مرجائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ منصوبہ بھی ناکام کیا۔ پھر جو غلام تھے ان کے، جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تو ان تیرہ سالوں میں جب تک کہ انہیں آزاد نہیں کیا اسلامی کوشش نے،

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

نے بڑے پیسے خرچ کئے۔ اوروں نے بھی بڑی قربانیاں دیں ان لوگوں کے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے، اس سے زیادہ شدید گرمی جس کے نتیجہ میں میں آج خُطبہ چھوٹا کر رہا ہوں، تپتی ریت پر ننگے جسموں کو لٹا کر کوڑے مارے گئے ان کو۔ یعنی جتنا انتہائی ظلم آپ سوچ سکتے ہیں اس سے آگے بے انتہا فاصلے طے کرتا ہُوا اُن کا ظلم نکل گیا۔ اور جب تیرہ سالہ ظلم سہنے کے بعد آپؐ نے ہجرت کی تو پیچھا کیا اور تلوار کے زور سے آپؐ کو مٹانے کے منصوبے بنائے لمبا عرصہ یہ بھی۔۔۔ بہرحال ان سب مظالم کے سہنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قوت اور عزت اور غلبہ کے نتیجہ میں (جو اس کی صفات ہیں) ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ

دس ہزار قُدوسیوں

کا ایک گروہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ پہنچا تو جو رؤسائے مکہ اس ظلم کے باپ تھے، اُن میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی عزت کی خاطر اور اپنی عورتوں کی عزت کی خاطر تلوار میان سے باہر نکالتے۔ اور بغیر لڑے انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور وہ جانتے تھے ان کی اندر کی، ان کے نفس کی آواز یہ تھی کہ جس قدر ظلم ہم نے ڈھائے ہیں اب حق ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہم سے جیسا بھی سلوک کریں، کریں۔ لیکن سلوک کیا کیا اُن سے؟ سلوک اُن سے یہ کیا

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ　　(یوسف آیت: ۹۳)

تمہارے سارے گناہ ہم معاف کرتے ہیں، میں اور میرے ماننے والے۔ اور دُعا کرتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ بھی اس معافی کو قبول کرلے۔ قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ہے اس کا۔ لیکن اس مقام کے اُوپر خدا تعالیٰ نے جس درد کے ساتھ رؤسائے مکہ کے لئے اور جو عرب کا مُلک تھا اس کی اِصلاح اور ان کے اسلام لانے کے لئے دُعائیں کی تھیں اس دن اسی درد کے ساتھ خدا کے حضور یہ دُعا بھی کی کہ اے خدا ہم بھی معاف کرتے ہیں۔ اور تو بھی انہیں معاف کر۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔

یہ "خُلقِ عظیم" ہے

آپؐ کا ہر عمل اتنی عظمتیں رکھتا ہے کہ اس کا تصوّر انسانی دماغ پوری طرح نہیں کر سکتا۔ ہر دماغ اپنی طاقت کے مطابق اسے کچھ سمجھتا ہے۔ لیکن بڑی عظمتیں ہیں، ایسی عظمت کہ جس سے بڑھ کر عظمت نہیں ہو سکتی۔ یہ جو "خُلقِ عظیم" ہے اس نے دِل جیتے۔ اس نے یہودی کا دِل بھی جیتا جو مہمان آیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس رکھا۔ اس کو اسہال شروع ہوگئے۔ رات کو بستر کے اوپر اجابت ہوگئی۔ اور شرم کے مارے وہ رات کے اندھیرے میں بھاگ گیا وہاں سے کہ کیا منہ دکھاؤں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ لیکن اپنے روپوں کی تھیلی، اپنے

سِکوں کی تھیلی وہیں بھول گیا۔ یہودی آپ جانتے ہیں پیسہ نہیں چھوڑتا۔ جب اس کو یاد آیا تو شرم پر

پیسے کی محبّت

غالب آئی۔ اور وہ واپس آیا۔ اور اُس نے جو نظارہ دیکھا وہ یہ تھا کہ اس گند کو جو وہ پیچھے چھوڑ کے گیا تھا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے مقدّس ہاتھ خود دھو رہے تھے۔ اور اس کی صفائی کر رہے تھے۔ کوئی ایسی نیکی اُس نے کی ہو گی یہودیت میں رہتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئی ہو گی۔ اس طرح اس کے اسلام کے سامان پیدا کر دیئے۔ وہ آگے بڑھا اور اُس نے کہا یا رسول اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میری بیعت لیں۔ کوئی شخص جس کا تعلق خدائے واحد و یگانہ سے سچا نہ ہو وہ اس قسم کے اخلاق کا نمونہ نہیں دِکھایا کرتا جو آپؐ نے دِکھایا ہے۔ تو یہ ایک ذریعہ بن گیا اس کے اسلام لانے کا۔

جو صحابہؓ آپؐ کے نقشِ قدم پر، محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے، ساری دُنیا میں گئے اور جو "خُلقِ عظیم" اچھے اخلاق اس نقشِ قدم پر چلنے سے اُن کی زندگی میں پیدا ہوئے تھے اس کے نتیجہ میں انہوں نے پیار کے ساتھ، اور یہ پیار ہے جس کا سرچشمہ "خُلقِ عظیم" ہے۔ دیکھو

حضرت داتا صاحب

(معلوم ہے بعض لوگ ان کی قبر پر جا کے سجدہ کر دیتے ہیں) جو خدائے واحد و یگانہ کی وحدانیت کے قیام کے لئے ڈیرہ ڈالے بیٹھے تھے لاہور سے باہر۔ وہاں ہندو گجر تھے، اپنی ساری گندگی کے ساتھ جسمانی بھی اور اخلاقی بھی، وہ آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کے اخلاق کا اثر لیتے تھے۔ اور لاکھوں آدمی ان کے ذریعہ مسلمان ہوئے، ان سے پہلے جو بزرگ آئے وہاں بیٹھے تھے، اور جو بعد میں بیٹھے، پھر سارے ہی ہندوستان میں اسلام جو پھیلا وہ اِن بزرگوں کے اچھے اخلاق کے نتیجہ میں پھیلا۔ ان بزرگوں کو اچھے اخلاق ملے محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے نقشِ قدم پر چل کے۔ جو "خُلقِ عظیم" خدا تعالےٰ نے محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو عطا کیا اس میں سے ایک حصہ لے کے، ساری دُنیا میں اسلام پھیلا دیا۔ جو روشنی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے لی وہ روشنی لاکھوں کو منوّر کر گئی۔

اِس لئے

محض احمدی بن جانا

کافی نہیں جب تک ہم محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی کے حالات غور سے مطالعہ نہ کریں، اُنہیں سمجھنے کی کوشش نہ کریں، سمجھنے کے بعد یہ عزم نہ کریں کہ ہم ان نقوشِ قدم پر، پاؤں کے جو نشان ہمیں نظر آ رہے ہیں، اخلاق کے میدان میں ہم ان کے مطابق آگے بڑھیں گے۔ اس راہ پر ہم چلیں گے، اس وقت تک ہم اس انقلابِ عظیم میں کوئی حصہ نہیں لے سکتے جس نے عروج کو اس زمانہ میں پہنچنا تھا۔

پس دُعائیں کریں کہ محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کا وجود ہر پہلو سے حسین تھا۔ اور اخلاقِ حسنہ کے لحاظ سے بھی آپؐ میں جو حُسن پایا جاتا تھا وہ حُسن ہماری زندگیوں میں اور ہمارے اخلاق میں پیدا ہو۔ تاکہ ہمارے نمونہ سے متاثر ہو کر دُنیا محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی طرف حرکت کرنے لگے اور آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

اعلانِ نکاح: مورخہ ۸۲-۱۰-۱۵ بعد نماز جمعہ خاکسار نے اپنے ماموں مکرم پی محمد صاحب کی لڑکی عزیزہ منصورہ بیگم کا نکاح مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر عزیزم ناصر احمد صاحب ولد مکرم پی محمد صاحب آف کوڈالی کے ساتھ پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم پی۔ محمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں -/۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہُ اللہ خیراً۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے راحت و سکون کا موجب بنائے۔ آمین۔ خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس۔

پیغام

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع

سالانہ اجتماع مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سنہ ۱۹۸۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

میرے عزیز خدّام!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجالس خدّام الاحمدیہ بھارت ۱۵-۱۶-۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو اپنا سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں منعقد کر رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بابرکت کرے اور تمام شامل ہونے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

کل ہی ہم یورپ کے سفر سے واپس لوٹے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمارا یہ سفر ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ سفر کے اِن دو ماہ میں رحمتِ باری کی ایک بارش تھی جو لگاتار برستی رہی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے ایسے نظارے ہمارے سامنے آئے کہ دل میں طاقت اور زبان میں یارا نہیں کہ اپنے ربّ کے احسانوں کا شکر ادا کر سکیں۔ اپنے آقا کے الفاظ میں یہی عرض کر سکتے ہیں ؎

تری نعمت کی کچھ قلّت نہیں ہے　　تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے　　مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

سفر کے دَوران یورپ کے مختلف ممالک کے احباب جماعت سے ملنے، وہاں کے حالات کا مشاہدہ کرنے اور تبلیغ کے لئے نئی تجاویز سوچنے اور نئے منصوبے بنانے کا موقعہ بھی ملا۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سپرد کئے گئے کام کی وسعت اور عظمت اور اپنی بے بسی اور بے بضاعتی کا احساس شدّت سے ہوتا رہا۔

آج دُنیا کے ہر خطّہ اور ہر مُلک اور ہر گوشے سے خدمتِ اسلام کے نئے نئے تقاضے ہمیں اپنی طرف بُلا رہے ہیں۔ یہ تقاضے ہر آن اور ہر ساعت اپنی وسعت اور اپنی شدّت میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ تقاضے ہم سے اپنے نفوس کی اصلاح کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم سے اپنے مال، اپنے وقت اور اپنی جان کی قُربانی مانگتے ہیں۔

پس اس اجتماع کے موقعہ پر میں آپ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدمتِ اسلام کی اس عظیم مُہم کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں۔ دُنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہوں کہ وہ خُدا سے جُدا کرتی ہیں۔ خدا کے لئے تلخی کی زندگی کو اختیار کریں کہ وہ درد جس سے خُدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خُدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا خوش ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اپنے دِلوں کو صیقل کر کے اور اپنی زبانوں، اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں کو پاک کر کے اپنے خدا کی طرف آ جائیں۔

خدمتِ اسلام کا یہ عظیم بوجھ اُٹھانا ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ ذمہ داری ہماری طاقت سے بڑھ کر اور یہ کام ہماری ہمّت سے زیادہ ہے۔ پس اپنے ربّ کے حضور جھکیں اور اپنی راتوں کو زندہ کریں۔ اُسی سے مدد مانگیں۔ اور اُسی کی نُصرت کے طالب ہوں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ جو مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے۔ اور جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے کھولا جاتا ہے۔

مضطرب دل اور تر آنکھوں کے ساتھ اپنے آقا و مالک کے حضور عرض کریں کہ اے ارحم الراحمین جس کام کیلئے تُو نے ہمیں کھڑا کیا ہے اور جس خدمت کیلئے تُو نے ہمارے دلوں میں جوش پیدا کیا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا۔ اور ہمارے ہاتھوں سے مخالفین پر اور اُن سب پر جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں اسلام کی حُجّت پوری فرما۔

اَے ہمارے قادر و قیوم خدا ہماری عاجزانہ دُعائیں سُن اور ہمیں وہ وقت دِکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے۔ زمین تیری پرستش سے بھر جائے۔ اور تیرے رسول کریم محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت اور سچائی دِلوں میں بیٹھ جائے۔ اَے ہمارے قادر خدا ہمیں یہ تبدیلی دُنیا میں دِکھا اور ہماری دُعائیں قبول کر کہ ہر ایک طاقت اور قوت تجھ ہی کو ہے۔ وَالسَّلَام

خاکسار (دستخط) مرزا طاہر احمد
خَلِیۡفَۃُ الۡمَسِیۡحِ الرَّابِع

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول کے وقت بے خوف نہیں ہونا چاہیئے

ہر خوشی اور غم کے موقع پر اعتدال اور توازن سے کام لینا ضروری ہے

مسجد سپین کے افتتاح پر خوشی کے اظہار کا طریق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں دورۂ یورپ سے واپسی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا خطبہ جمعہ!

ربوہ ۱۵ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بابرکت دورِ خلافت کے پہلے دورۂ یورپ سے واپسی پر پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۂ فلق کی تلاوت فرمائی:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

حضور نے ان آیاتِ قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کا یہ بڑا پیارا اسلوب ہے کہ دعاؤں کے رنگ میں انسان کی تربیت کا حق ادا کرتا ہے۔ اس سے تو ایک انسان کو دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے دوسری طرف بڑے گہرے مضامین عطا ہوتے ہیں۔ جو قلب و ذہن اور فکر و جذبات کو توازن عطا کرتے ہیں۔ اور انسان اپنی غلطیوں سے آگاہ ہو کر ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا سورۂ فلق کی ان آیات میں ایسی ہی ایک بہت ہی پیاری دعا سکھائی گئی ہے۔ اور ایسے مضمون سے آگاہ کیا گیا ہے کہ اگر ہم اس سے باخبر رہیں تو اللہ کے فضلوں کے وقت بے خوف نہ ہوں اور خوف کی حالت میں مایوس نہ ہوں۔ اور ہر حالت میں اعتدال کا سبق سیکھیں۔

حضور نے فرمایا اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انسان کو اس کی ترقیات کا ثمرہ عطا ہوتا ہے تو انسانی محنت سے نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ اس وقت فخر کا اور جشن منانے کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ ہر زندگی کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے۔ اور ہر روشنی کے ساتھ اندھیرا لگا ہوا ہے اس لئے ایسے وقت میں اپنے رب کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور اللہ سے زندگی کے نئے دَور کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے حصولِ خیر کے لئے جھولی پھیلانی چاہیئے۔ ایک نعمت کے حصول پر خود کو مالک سمجھ کر بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس نعمت کا صحیح استعمال کر کے آنے والے شر سے بچنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ کی نعمت حاصل کر کے اس کے شکر سے پہلو تہی کرنا اور کامیابی کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا، ایسی حالت ہمیشہ شر لے کر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ میں اس شر سے بچنے کی دعا سکھلائی ہے اور طریق یہ بتلایا ہے کہ ایسے شر سے بچنے کیلئے رات کے پچھلے پہر دعا کیا کرو۔ یہ مضمون دوسری جگہ یوں بیان ہوا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ۔

یہی مضمون مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ میں بیان ہوا ہے۔ کہ اے مولا تیرا فضل تو نازل ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں صبح بھی آئی ہے مگر تو ہمیں راتوں کے شر سے بھی محفوظ رکھ۔ حضور نے فرمایا جو مومن رات کو اللہ کے حضور جھکتے ہیں ان کے لئے رات شر نہیں لاتی۔ جو اس نظام سے غافل ہوتے ہیں ان کے لئے رات شر لے کر آتی ہے۔ جو قومیں ترقیات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتیں ان کے دن رات میں بدل جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا طبعی نظام ہے کہ روشنی کے بعد اندھیرا آتا ہے ان اندھیروں میں سے کچھ اندھیرے ایسے ہوتے ہیں جو روشنی کے نتیجے میں ازخود پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حسد کرنے والوں کے اندھیرے ہیں۔ یہ اندھیرے مومن کی خوشی کے ساتھ لازماً چلتے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کی طرف سے آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ایسے مواقع پر کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو نئے استوار ہونے والے تعلقات کو توڑنے کے لئے پھونکیں مارتے ہیں۔ ایک طرف اللہ کی رحمتیں زندگی کا انتظام کرتی ہیں، دوسری طرف موت کا زہر گھولنے والے اپنی کوشش کریں گے۔ یہ خطرات بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ان سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ اور پھر حاسدوں کے حسد کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ وہ جب کچھ کر نہیں سکتے تو غیض و غضب کے عالم میں اور اور رنگ میں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اُن کے زہر میں شدت اور تیزی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

حضور نے فرمایا اس سورہ میں سلسلہ وار جو مضمون بیان ہوا ہے اس کی حسد کے اس مضمون پر آکر تان ٹوٹتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ ہوشیار کیا ہے کہ ایسے حاسد اور کینہ پرور تاک میں رہتے ہیں۔ ایک دفعہ بچنے کے بعد ان سے غافل نہ ہو جاؤ۔ اس طرح سے اس ساری دعا میں انسانی ترقیات کا سارا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

حضور نے فرمایا اس میں پہلی بات جو بتائی گئی وہ یہ تھی کہ ترقیات کے نتیجے میں ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ خالق اللہ تعالیٰ ہے تم نہیں ہو۔ اور جو اس حقیقت کو سمجھ جائے گا اس میں جھوٹا تکبر اور تفاخر پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ انکسار پیدا ہوگا کہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

حضور نے فرمایا اس مضمون کا خیال تین دن پہلے اس وقت آیا جبکہ میں دورہ سے واپس آیا تو دوستوں نے بڑی محبت اور خلوص سے بڑی خوشیوں کا اظہار کیا۔ نعرے لگائے اور دعائیں کرتے رہے اور یہ سلسلہ پاکستان میں داخل ہونے سے ربوہ پہنچنے تک اور یہاں پہنچ کر بھی برابر جاری رہا۔ اس ضمن میں جو نعرے لگائے گئے اُن میں ایک تکلیف دہ نعرہ بھی تھا۔ یہ نعرہ لگایا گیا "فاتح سپین" حضور نے فرمایا ابھی تو ہم خدمت کے میدان میں پوری طرح داخل بھی نہیں ہوئے اور پھر ابھی تو ہمیں شر کے میدانوں سے بھی بچنا ہے۔ چھوٹی سی بات پر اتنا اچھلنا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔ یہ سوچ کر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا اور میں نے یہ خطبہ دیا۔

حضور نے فرمایا قرآنی آیات لامتناہی مضامین اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک پر غور کرنے لگو تو زندگی ختم ہو جائے مضمون ختم نہیں ہوگا۔ اللہ کس طرح ربّ الفلق ہے بنتا ہے۔ اس بارے میں اب تک لاکھوں صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ دنیا بھر کے سائنسدان اگرچہ شعوری طور پر تو اس پر غور نہیں کر رہے۔ لیکن اُن کی تحقیق کا نقطۂ مرکزی یہی ہے کہ کسی نوع کی تخلیق کس طرح ہوتی ہے۔ ابھی تک انسان ایک نوع کی تخلیق پر بھی حاوی نہیں ہو سکا۔ اس کے چھوٹے سے چھوٹے ذرّے کی تخلیق پر بھی انسان غالب نہیں آسکا۔ اسی طرح سے اس کے بارے میں جو شر پیدا ہو سکتے ہیں یا ہوتے ہیں ان کا مضمون بھی اتنا ہی وسیع ہے۔

حضور نے فرمایا مسجد سپین کے افتتاح سے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی صبح ہم پر طلوع ہوئی۔ بلاشبہ ہم نے صبح کی نماز ادا کی۔ ہم خدا کی حمد کے گیت گائیں گے اور گاتے چلے جائیں گے۔ لیکن اس سے یہ کہنا کہ ہم نے تمام دنیا حاصل کر لی اور خطرات سے ہم بے پرواہ ہو جائیں، اس سوچ میں بڑے خطرات ہیں۔ جذباتی اظہار کر کے اور بلند نعرے لگا کے اپنا فرض پورا نہیں کیا جا سکتا۔ ہم صرف ایک نعمت پر راضی ہو کر بیٹھے نہیں رہ سکتے۔ جب بغیر استحقاق کے فضل عطا کیا ہے تو ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں رہ سکتے۔

حضور نے فرمایا خوشی کے موقع پر نعرے لگائے جاتے ہیں لیکن اگر نعرہ ہی لگانا ہے تو ساری عمر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے رہو۔ یہ نعرہ بلند ہو تو ساری عمر ختم نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ کی بڑائی تو ختم نہ ہونے والی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کسی جغرافیائی فتح کا ذکر نہیں کرتا۔ ہمیشہ روحانی فتوحات اور دینی فتوحات کا ذکر کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہا گیا۔ آپ کو فاتحِ عالم نہیں کہا گیا۔ بلکہ یہ کہا گیا کہ

لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

ہماری فتح نہ سپین کی فتح ہے نہ ایشیا نہ یورپ نہ کسی جزیرے کی بلکہ ہماری فتح تو وہی ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہے۔ ہم نے اتنے عظیم آقا کا دامن پکڑا ہے اور ہم راضی ہو جائیں سپین کی فتح پر جو ابھی آئی بھی نہیں۔ یہ توازن اور شعور یا فتح نظری کی بات نہیں۔ حضور نے فرمایا توازن اور اعتدال کو حاصل کریں دعا کریں۔ پھر اللہ بڑے بڑے کام لے گا۔

اور تب فتوحات حاصل ہوں گی۔ حضور نے فرمایا اگر کسی کو فاتح کہنا ہی ہے تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو — "فاتحِ ادیانِ عالم" کہو۔ اور کہو کہ اے اللہ اس پر سلام بھیج جس کی رحمت سے ہم قدم آگے بڑھا رہے ہیں۔ میرا وہ محبوب جس کے ساتھ ساری نعمتیں وابستہ ہیں، جب تک ہم وہ حاصل نہ کرلیں، اللہ کی رضا حاصل نہ کرلیں، ایسی رضا جس کے آگے کوئی خواہش نہیں، ایک نہ ختم ہونے والی رضا۔ اِس لئے ہر فتح کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے۔ ہم تو اللہ کے غلام ہیں۔ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ ان فتوحات کے دروازے وسیع تر کرتا چلا جائے اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق خود اللہ ہمیں عطا کرے۔ حضور نے اجتماع خدام الاحمدیہ (جو جمعہ کی نماز کے بعد شروع ہونے والا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، دینی مصروفیات کی وجہ سے آج نماز ظہر و عصر جمع کی جائے گی۔ جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں وہ نمازیں جمع کریں۔ لیکن مسجد مبارک میں علیحدہ علیحدہ نمازیں ادا کی جائیں گی۔ وہاں نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

حضور کا یہ خطبہ ایک بجکر بیس منٹ پر شروع ہوا۔ اور دو بجے ختم ہوا —!!

خطبہ کے بعد حضور نے نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں۔ اور اس کے بعد السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

تحریکِ دُعائے خاص

برادرم مکرم پیر محمد معین الدین صاحب ایم۔ ایس سی ربوہ اپنے دامادوں عزیز وحید احمد سلمہ مقیم کینیڈا اور عزیز مرزا امجد بیگ سلمہ مقیم راولپنڈی کی ملازمتوں کے چھوٹ جانے کی وجہ سے فکرمند ہیں۔ قارئینِ بدر سے برادرم موصوف کی پریشانیوں کے ازالہ اور ہر دو عزیزان کو مستقل اور باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد
دارالمسیح۔ قادیان

رپورٹ نمبر ۵ بابت ۱۱ر تا ۱۳ر اگست ۱۹۸۲ء کا ملخص

کوپن ہیگن میں حضور ایدہ اللہ کا ورودِ مسعود اور اہم مصروفیات

الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

کوپن ہیگن میں ورود اور استقبال

سیدنا حضور ایدہ اللہ مع اہل قافلہ ۱۰ر اگست کی شام کو براستہ مالمو ڈنمارک کے ساحلی مقام DRAGOR پہنچے اور پھر وہاں سے موٹر کاروں کے ذریعہ کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں میں تشریف لائے۔ مسجد سے باہر احباب جماعت کثیر تعداد میں حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ ان سب نے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا عرض کرکے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ حضور نے سب احباب سے باری باری مصافحہ کیا۔ اور ان کی خیریت دریافت فرمائی۔ نیز خاص طور پر ڈینش نومسلم احمدی احباب محترم جناب عبدالسلام میڈسن، محترم جناب الحاج نوح سوئینڈ ہنسن، محترم جناب کمال احمد کروگ اور محترم جناب ابراہیم لوم ہاٹ سے دیر تک باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں حضور مسجد سے ملحق مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ غروب آفتاب کے بعد حضور مسجد نصرت جہاں میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے تشریف لائے۔

مجلسِ ارشاد سے خطاب

۱۱ر اگست کو حضور نے دن کا بیشتر حصہ دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمانے اور اہم خطوط کے جواب لکھوانے میں گزارا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

شام کے ساڑھے پانچ بجے حضور مجلس ارشاد میں (جو مسجد نصرت جہاں میں منعقد ہوئی) رونق افروز ہوئے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے مشن ہاؤس کے نیچے ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔

حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو مبلغ ڈنمارک مکرم منصور احمد صاحب مبشر نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کتنے احباب کو ان آیات کا ترجمہ آتا ہے یا اگر پورا ترجمہ نہ آتا ہو تو وہ اس کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔ اس پر کئی احباب نے ہاتھ اُٹھائے لیکن چونکہ تعداد توقع سے کم تھی اس لئے حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے اکثر کو اِن آیات کا ترجمہ نہیں آتا۔ یہ امر قابلِ افسوس ہے۔ معنی سمجھے بغیر تلاوت کرنا یا سُننا تو چنداں مفید نہیں ہے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوز سے قرآن کریم پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب معنے ہی نہ آتے ہوں تو انسان قرآن کریم کو سوز سے کیسے پڑھ سکتا ہے۔

حضور نے قرآن کریم کا ترجمہ جاننے کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا اصل تربیت تو قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ اگر قرآن سے عشق نہ ہو، اس سے لگاؤ نہ ہو اور اس کے معانی اور مفہوم سے آگاہ ہونے کی تڑپ نہ ہو تو پھر تربیت کیسے ہو سکتی ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ جن آیات کا جماعتی زندگی سے تعلق ہے: جن میں صفاتِ باری کا بیان ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اُن کی کثرت سے تلاوت کیا کریں۔ اور پھر ان کا ترجمہ اور مفہوم بھی آپ کو آنا چاہیئے تاکہ قرآنی انوار سے آپ مستفیض ہو سکیں۔ بعض اوقات اگر خاص ماحول میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو اس کا دل پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ قرآن مجید میں تربیت کی زبردست طاقت موجود ہے۔ لیکن اس طاقت سے جبھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے جب معانی سمجھ کر اس کی تلاوت کی جائے۔ پھر آپ کو چاہیئے کہ بچوں کو کئی ایسی آیات ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرائیں۔ اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ تلاوت یا ترجمہ کے ٹیپ تیار کروائے جائیں۔ اور وہ بچوں کو بار بار سُنائے جائیں۔ لیکن ضروری ہے کہ تلاوت کرنے والے کی آواز میں سوز ہو۔ تاکہ دل پر اثر ہو۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا بعض بظاہر چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن وہ دراصل بہت پُر حکمت ہیں۔ ان کی طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت میں تاخیر سے شامل ہوتے ہیں اور انہیں امام کے سلام پھیرنے پر نماز پوری کرنا ہوتی ہے وہ امام کے پہلا سلام پھیرنے پر ہی بلاتامل کھڑے ہو جاتے ہیں اور بقیہ نماز پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ انہیں اس وقت کھڑا ہونا چاہیئے جب امام دُوسرا سلام بھی پھیر چکے۔ جب تک امام دُوسرا سلام پھیر کر نماز پوری نہیں کرلیتا وہ اس کی اتباع سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا، دوسری بات یہ ہے کہ مقتدیوں کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں اپنی ہر حرکت کو امام کے تابع رکھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اُٹھاتا ہے اُسے اس حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ اس کا سر گدھے کا سر ہوگا۔ یہ اس لئے فرمایا کہ گدھا اپنے مالک کی آواز پر کم توجہ دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل خدا کی وحی کے تابع تھا۔ آپ نے فرمایا

الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو امام کی کامل اتباع کرے گا اور ہر حالت میں اس کے پیچھے رہے گا وہ محفوظ رہے گا۔ اور جو اس سے باہر رہے گا وہ خطرہ مول لے گا۔ اسی لحاظ سے نماز میں مقتدی کی حفاظت اسی میں ہے کہ اُس کی ہر حرکت امام کے تابع ہو۔ ورنہ وہ اپنی نماز کو ضائع کرنے والا ٹھہرے گا۔ حضور نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن جماعتی اور قومی ترقی کا راز ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

احباب کے سوالات کے جواب

اس خطاب کے بعد حضور نے احباب جماعت کو اجازت دی کہ اگر وہ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو پُوچھ سکتے ہیں۔ چنانچہ احباب نے باری باری بہت سے سوال پُوچھے اور حضور نے قریباً دو گھنٹے تک اُن کے جواب دیئے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور نے منصبِ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد فرمایا تھا کہ مَیں نے محسوس کیا کہ مَیں مر گیا ہوں اور اس کی بجائے ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اس سے کیا مُراد ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا موت سے مُراد ہے کہ خواہشات اور وجود کو ایسا بنا لینا کہ سوائے خدا کے کچھ بھی باقی نہ رہے۔ یہ رُوحانی موت ہے۔ اور یہ خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ خدا ایسی موت کے بعد نئی حیات ضرور عطا کرتا ہے۔ ان معنوں میں مَیں نے جماعت کے لئے دُعا کی تھی۔ یہ موت ایک وقت کا سانحہ نہیں ہے بلکہ یہ موت تو

ہر آن قبول کرنا پڑتی ہے اور ہر آن ایک نئی زندگی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حیات بخش موت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الانعام آیت ۱۶۳)

ترجمہ:- تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

کلام الٰہی کا یہ کمال ہے کہ اس مختصر سی آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بھی بیان کر دیا اور پھر الفاظ کی ترتیب بھی وہ رکھی جس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تھا اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنا انسان اللہ تعالیٰ کی آواز پر اس طرح لبیک کہہ ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر کامل فنا کی حالت طاری نہ کرے پھر کامل فنا کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل حیات عطا ہوتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے صلوٰۃ کو رکھا ہے۔ پھر قربانی کو اور اس کے بعد حیات کو اس میں حکمت یہ ہے کہ عبادت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر قربانی کی توفیق نہیں ملتی عبادت قبول ہوتی ہے تو قربانی کی توفیق ملتی ہے اور قربانی کے نتیجہ میں ہی نئی زندگی عطا ہوتی ہے جسے نئی زندگی مل جائے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے اور اس طرح ہر موت کے بعد اسے ایک نئی حیات ملتی چلی جاتی ہے

اسی ضمن میں حضور نے مغربی معاشرہ کے برے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاشرہ کا نوجوانوں پر ایک برا اثر یہ پڑتا ہے کہ وہ عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں اور سب سے مقدم چیز عبادت ہی ہے اس کے نتیجہ میں قربانیوں کی توفیق ملتی اور نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔ جب عبادت ہی نہ ہو تو نئی زندگی کیسے مل سکتی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو سب سے پہلے عبادت کی طرف متوجہ ہونا چاہئیے اور یہ بھی ضروری ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں میں نے ان ملکوں میں محسوس کیا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو وقت پر نماز نہیں ادا کرتے انہوں نے پانچ کی بجائے تین نمازیں بنا لی ہیں ان کا معمول ہی یہ ہے کہ ظہر اور عصر کو ملا کر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر نمازیں ادا کرتے ہیں یہ درست نہیں پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔

اسی ضمن میں حضور نے عورتوں میں پائی جانے والی ایک خرابی کا بھی ذکر فرمایا۔ عورتیں یہاں کے فیشن سے بہت متاثر ہو کر اس قسم کا بناؤ سنگھار کرتی ہیں جس سے ان کے لئے وضو کرنا دو بھر ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ نمازوں سے غفلت برتنے لگتی ہیں۔ حضور نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے زور دے کر فرمایا ایسے بناؤ سنگھار کو چھوڑ دو جو وضو کے اندر میں روک بن جائے۔ اور تمہیں نمازوں سے غافل کر دے نیز فرمایا بعض نوجوان محض اس لئے نماز پڑھنے سے کتراتے ہیں کہ کہیں پتلون کی کریز خراب نہ ہو جائے اور اگر پڑھتے ہیں تو ان کا دھیان پتلون کی کریز کی طرف لگا رہتا ہے ایسی نماز کا کیا فائدہ کہ انسان کا دھیان کریز کو درست کرنے کی طرف ہی لگا رہے باکردار قومیں ایسی باتوں کو اہمیت نہیں دیتیں۔ اور ان کی پرواہ نہیں کرتیں اصل چیز کردار ہے اور کردار بنتا ہے اسلامی شعار کو اپنانے سے ایک مومن کا اصل لباس تو لباس التقویٰ ہے جو عبادت میں حائل نہیں ہوتا۔ نہ پتلون پہننا قابل اعتراض ہے اور نہ کسی اور لباس کا پہننا بشرطیکہ وہ عبادت میں حائل نہ ہو احمدیوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے کہ ان کا اصل لباس تقویٰ کا لباس ہے اگر وہ یہ نہیں پہنیں گے تو پھر نہ انہیں عبادت کی توفیق ملے گی نہ قربانیوں کی اور نہ وہ نئی حیات سے ہمکنار ہو سکیں گے پس اپنے گھروں کو عبادت سے سجائیں۔ اپنی بیویوں کو نمازوں کی عادت ڈالیں اور بچوں کو نماز کا عادی بنائیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے نفس پر موت وارد ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ مغربی ملکوں میں پردہ کی راہ میں حائل مشکلات کے ذکر پر حضور نے فرمایا یہ سب نفس کے بہانے ہیں بنیادی طور پر بے پردگی ایک تہذیب کا نام ہے جو عورت اس تہذیب کو اختیار کرتی ہے وہ کبھی باپردہ نہیں رہ سکتی۔ یہ سب خرابی نماز کو ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر قرآن مجید میں بڑی جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (مریم آیت ۶۰)

ترجمہ:- پھر ان کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

حضور نے اسی آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے واضح فرمایا کہ نماز کو ترک کرنے کے نتیجہ میں انسان خواہشات کی پیروی کرنے لگتا ہے اور اس کا انجام گمراہی کی شکل میں ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ نماز کو ترک کرنے اور خواہشات کی پیروی کرنے سے پہلے انسان کو گناہ کی چاٹ پڑتی ہے اور پھر وہ اس میں پوری طرح ملوث ہو جاتا ہے اس لئے پردہ کی راہ میں حائل مشکلات سب نفس کے بہانے ہیں اور اپنی ذات میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ مغربی معاشرہ آزادی ضمیر کے نام پر بے حیائی پھیلا رہا ہے۔ سچی عزت نقالی سے نہیں بلکہ اپنے مخصوص اور منفرد کردار سے ملتی ہے ایک پہلو سے عظمت کردار ہی کا نام لباس التقویٰ ہے۔ اس آیہ کریمہ کی روشنی میں حضور نے نماز کی انقلاب انگیز تاثیر اور عظمت کردار کے سلسلہ میں پردہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد مغربی ملکوں میں رہنے والی احمدی خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا اسلام کی امن کی چار دیواری میں رہیں اور پردہ کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیڈر بنا کر بھیجا ہے ان کا غلام بننے کے لئے نہیں بھیجا اور پھر مردوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ان ملکوں میں بے حیائی کے نظارے عام ہیں آپ یہاں سمٹ کر چلیں اور اپنی حفاظت کا خیال رکھتے ہوئے چلیں اللہ تعالیٰ نے مومن کے اندر روحانی دفاع کا ایک نظام قائم کیا ہے اور وہ تقویٰ کی ڈھال سے عبارت ہے اس نظام کو ناکارہ نہ ہونے دیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں خود متاثر نہ ہوں بلکہ دوسروں پر اثر ڈالنے والے بنیں۔

ایک دوست نے مغربی ملکوں میں وی سی آر کے بڑھتے ہوئے استعمال کا ذکر کیا حضور نے فرمایا وی سی آر بذات خود بیماری نہیں ہے بلکہ اندرونی بیماری کے باہر نکلنے کی ایک علامت ہے اندرونی بیماری ہے وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ یہ اور اس قسم کی دوسری برائیاں نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں اگر احمدی بچوں میں یہ علامت ظاہر ہو تو اندرونی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اسی تعلق میں یہ بھی یاد رکھیں کہ ماں باپ ہی کی اندرونی تصویر اولاد کی شکل میں ڈھل کر سامنے آتی ہے اپنے بچوں کو ایسی تصویریں دو کہ جنہیں اپنا کر آپ کے بچے محسوس کریں کہ آپ متقی پرہیزگار ہیں تب وہ آپ کے نقش قدم پر چلیں گے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کامل پیروی اور اتباع کرنے والے صحابہ کرام کے کردار کا نمونہ اپنی ایک آیت میں ذکر کیا ہے۔ فرماتا ہے:-

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ (الفتح آیت ۳۰)

ترجمہ:- محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے

اس آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا اندرونی بیماریوں سے خود پاک رہنے اور دوسروں کو ان سے پاک کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے اس نمونہ کو اپنانا ضروری ہے جو خرابیاں اور جو بداعمالیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب معاشرہ میں پھیلی ہوئی تھیں موجودہ مغربی معاشرہ کو ان سے کچھ نسبت نہیں اس وقت انقلاب عظیم برپا ہوا تو اب کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے لیکن ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا عملی نمونہ اپنانے سے۔

نظام وصیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا موصی وہ ہے جو اپنا نگران آپ ہے اور جائزہ لیتا رہتا ہے کہ وہ متقی ہے یا نہیں اگر وہ متقی ہے تو موصی ہے اور اگر وہ متقی نہیں ہے تو وہ لاکھ اپنے آپ کو موصی سمجھے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں موصی شمار ہو نہیں سکتا

احباب نے اس موقع پر بعض اور سوالات بھی پوچھے جن کے حضور نے جواب دئیے یہ دلچسپ علمی مجلس قریباً ساڑھے سات بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد

مجلس ارشاد کے معاً بعد ساڑھے سات بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں حسب معمول صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

بے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کی نمائندگی حضور نے خود فرمائی۔ شوریٰ کی کارروائی حسب قواعد جاری رہنے کے لئے حضور کا ہاتھ بٹانے کا اعزاز محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کے حصہ میں آیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے کی بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے فرمایا آج ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے آئندہ ہر سال ہر ملک میں اس کی مجلس شوریٰ منعقد ہوا کرے گی تاکہ نظام جماعت کو اسلامی خطوط پر چلانے میں افراد کی تربیت ہو سکے اور ہر ملک میں نظام کو اسی طریق پر چلایا جائے جو طریق مرکز میں چلایا جاتا ہے۔ مرکز میں مجلس شوریٰ تین دن تک جاری رہتی ہے پہلے دن سب کمیٹیوں کا اجلاس ہوتا ہے جو ایجنڈا کی تجاویز پر غور کر کے اپنی رپورٹ شوریٰ میں پیش کرتی ہیں اس رپورٹ کی روشنی میں شوریٰ کے ممبران اپنا اپنا مشورہ پیش کرتے ہیں اور مشورہ جو اکثریت کی رائے کی شکل اختیار کرتا ہے اسے خلیفہ وقت کے سامنے برائے منظوری پیش کیا جاتا ہے۔ جس پر خلیفہ وقت اپنا فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ جہاں تک سب کمیٹیوں کے تقرر کا تعلق ہے وقت کی کمی کی وجہ سے ہم سب کمیٹیاں [illegible] نہیں کر سکیں گے بلکہ میں ایجنڈا پڑھ کر سنا دوں گا۔ اس کے بعد مختلف امور پر عام بحث ہو گی جس ممبر سے [illegible] طلب کیا جائے گا وہ نمائندہ [illegible] خلیفۃ المسیح کو مشورہ دے گا اور سب ممبران [illegible] حصہ لیں گے۔

اس کے بعد حضور نے ایجنڈا پڑھ کر [illegible] تربیتی، تبلیغی اور مالی امور پر [illegible] اور مالی امور کے متعلق اراکین شوریٰ نے باری باری اپنے مشورے پیش کئے۔ حضور نے اراکین شوریٰ کے مشورے سننے کے بعد فرمایا۔ زیر غور امور کے متعلق بعض مفید تجاویز پیش کی گئی ہیں لیکن بالخصوص تبلیغی امور سے متعلق صحیح تجاویز مرتب کرنے سے پیشتر ضروری ہے کہ [illegible] اور ان کے باہمی تعلقات کے بارہ میں صحیح معلومات اور اعداد و شمار مرتب کئے جائیں اور ان کی روشنی میں تجاویز مرتب ہوں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سردست ایک کمیٹی بنا دی جائے یہ ایک سٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی ہو گی یہ کمیٹی ہر زیر غور امور کے متعلق تجاویز مرتب کر کے مجھے بھیجے گی اور میری منظوری کے بعد ڈنمارک کی جماعت عملاً ان تجاویز کو عملی جامہ پہنائے گی اور ان تجاویز پر عملدرآمد کی وہ ذمہ دار ہو گی۔

مالی امور پر بحث کے دوران مکرم الحاج نوح سوینڈ ہنسن نے عرض کیا تھا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لازمی چندہ جات تو ادا نہیں کرتے لیکن دوسری مالی تحریکات میں حصہ لے لیتے ہیں یا بعض رقوم صدقہ کے طور پر دے دیتے ہیں اس پر حضور نے فرمایا جو **لوگ لازمی چندہ ادا نہیں کرتے اور دوسرے چندوں میں حصہ لیتے ہیں ان سے کسی قسم کا کوئی دوسرا چندہ نہ لیا جائے حتی کہ صدقہ کی رقم بھی نہ لی جائے۔** یہ ایک بنیادی اصول ہے جس کی پابندی ضروری ہے [illegible] ہدایت حضور نے اس ضمن میں یہ [illegible] لازمی چندوں کے علاوہ اور کوئی چندہ ممبران سے نہ مانگا جائے جب تک کہ اس کی پیشگی منظوری خلیفہ وقت سے حاصل کر لی گئی ہو ہمیں تعداد اور رقم کی پرواہ نہیں ہے ہم کوالٹی (کیفیت) کے قائل ہیں۔ بعد ازاں حضور نے اراکین کے مشورہ سے سٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی مقرر فرمائی۔

تربیتی، تبلیغی اور مالی امور کے علاوہ ایک یہ تجویز بھی زیر غور آئی کہ مسجد اور مشن ہاؤس کے گرد دیوار یا اس کی مضبوط جالی دار باڑ بنا دی جائے تاکہ بچے وغیرہ فٹ بال کھیلنے کے لئے اندر نہ آ سکیں۔ اس پر بعض ممبران نے یہ سوال اٹھایا کہ چونکہ ہمارے گرد جگہ زیادہ وسیع نہیں ہے اس لئے دیوار یا جنگلہ لگنے کی صورت میں موٹریں پارک کرنے میں دقت پیش آئے گی اور اس مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کہ موٹریں کہاں پارک کی جائیں باڑ نہ ہونے کی صورت میں موٹریں [illegible] آسانی اندر آ جاتی ہیں اور بسہولت پارک ہو جاتی ہیں [illegible] پر غور کرنے کے لئے بھی ایک کمیٹی بنانے کی ہدایت فرمائی۔

ایجنڈا پر غور مکمل ہونے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ قریباً دو گھنٹہ جاری رہنے کے بعد شام ۴ بجکر بیس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماعی بیعت

اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی حضور نے پہلے بیعت کی اہمیت اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اس وقت اراکین شوریٰ کے علاوہ دوسرے احباب کو بھی مسجد کے اندر آنے کی اجازت دے دی گئی تھی چنانچہ سارے احباب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا بیعت لینے کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

پریس کانفرنس سے خطاب

۱۲ راگست کا دن انفرادی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا چنانچہ اس روز حضور نے دس بجے صبح سے ایک بجے تک کوپن ہیگن اور ڈنمارک کے دوسرے حصوں سے آئے ہوئے احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا نماز ظہر اور کھانے کے وقفہ کے بعد بھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

چار بجے سہ پہر حضور نے مشن ہاؤس کے ہال میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پریس کے نمائندوں کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ سوا گھنٹہ تک جاری رہا سوالات زیادہ تر سیاسی اخبار "کرسچین ڈاگ بلاڈ" کے نمائندے مسٹر سیال کرسچین نے کئے۔ نمائندہ مذکور نے جماعت احمدیہ کے عقائد، مسیح علیہ السلام کی رسالت، ان کی صلیبی موت سے نجات، کشمیر کی طرف ہجرت اور طبعی موت سے متعلق متعدد سوال کئے جن کے جواب میں حضور نے انجیل کے واضح حوالوں سے بڑی تفصیل کے ساتھ واضح کیا کہ مسیح علیہ السلام خدا یا خدا کا بیٹا ہرگز نہیں تھے وہ محض اللہ کے برگزیدہ رسول تھے آپ خود انجیل میں درج شدہ اپنی پیشگوئی کے بموجب صلیب سے زندہ اترے اور صحت یاب ہونے کے بعد آپ نے خود ایک دوسری پیشگوئی کے مطابق کشمیر کی طرف جہاں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل آباد تھے ہجرت کی اور وہاں لمبا عرصہ گزارنے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد طبعی موت سے وفات پائی [illegible] اور سرینگر کے محلہ خانیار میں آپ کا مقبرہ آج تک موجود ہے۔ حضور نے ہندوؤں اور بدھوں کی قدیمی کتابوں نیز کشمیر کی قدیم تاریخ اور [illegible] تحقیق کی رو سے جو خود یورپ کے محققین نے کی ہے ان امور کا حتمی ثبوت پیش کیا۔ اگلے روز روزنامہ "ایلو اپسٹ" نے اپنے اخبار میں قدرے مختصر اور کرسچین ڈاگ بلاڈ نے بہت تفصیلی خبر شائع کی۔ ایکچو ایسٹ کی نمائندہ خاتون کا [illegible] برابر تھا اگرچہ وہ حضور کے ارشادات کو پوری طرح سمجھ نہ سکی اور اس نے اپنی خبر میں بعض ایسی باتیں بھی درج کر دیں جو درست نہ تھیں۔

پریس انٹرویو

اگلے روز بعد نماز عصر کوپن ہیگن سے شائع ہونے والے مشہور اخبار روزنامہ "بی ٹی" کی نمائندہ خاتون نے اپنے پریس فوٹو گرافر کے ہمراہ حضور سے پریس ملاقات کی درخواست کی حضور نے اس کے لئے پونے سات بجے شام کا وقت مقرر فرمایا چنانچہ یہ ملاقات مشن ہاؤس کے عقبی گراسی پلاٹ میں ہوئی اس ملاقات کے وقت مبلغ انچارج ڈنمارک مشن محترم سید میر مسعود احمد صاحب اور بعض دیگر احباب بھی موجود تھے۔ نمائندہ مذکور نے حضور سے علم، ذریعہ آمدن، خلافت سے پہلے کی مصروفیات، دن بھر کے معمولات، خلافت کی ذمہ داریاں وغیرہ کے متعلق سوالات کئے نیز جماعت احمدیہ کے مقصد اور مشن کے متعلق سوالات کئے۔ جب اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ کی جماعت کا مقصد مسلمانوں کو اپنے میں شامل کر کے ان کی اصلاح کرنا ہے تو حضور نے جواب میں فرمایا ہمارے مخاطب تمام بنی نوع انسان ہیں ہم سب کو ہی راہ ہدایت پر لا کر خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لانا چاہتے ہیں کیونکہ نوع انسانی اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر جا لگی ہے ایک انتہائی ہولناک تباہی ہے جو اس کے چاروں طرف منڈلا رہی ہے اس تباہی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ بنی نوع انسان اسلام پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا زندہ تعلق قائم کریں اور اس کے احکام پر چل کر اپنے آپ کو اس کی امان کے نیچے لائیں۔ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان اسی جماعت میں داخل ہو جائیں جسے خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں اس زمانہ میں نجات کی راہیں دکھانے کے لئے قائم کیا ہے۔ خدائی وعدوں کے بموجب ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ اسلام کا اس زمانہ میں ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے اگر مسلمان ہمارے ساتھ آ شامل ہوں تو اس غلبہ کے ظاہر ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے اسے بتایا کہ ربوہ میں تمام لوگ خواندہ ہیں [illegible] ایسی جماعت میں [illegible] کا معیار بہت بلند ہے اور اس میں باقاعدہ تعلیم یافتہ افراد کا تناسب دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ خلیفہ بننے سے پہلے کیا کام آپ کے سپرد تھا حضور نے فرمایا میں نے بچپن میں ہی اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھی جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو اپنی تعلیم مکمل کرنے

کے لئے اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کیلئے وقف کرتے ہیں ان میں جا جس کو اہل سمجھتی ہے کام پر لگا دیتی ہے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب میں نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا تو مجھے ایک جماعتی تنظیم میں جو وقفِ جدید کے نام سے موسوم ہے متعین کر دیا گیا میں وہیں کام کر رہا تھا اگر مجھے چپڑاسی بھی لگا دیا جاتا تو میں خوشی سے یہ کام کرتا۔

"بی. ٹی" اخبار نے اپنے ۱۳ر اگست کے شمارہ میں اس پریس انٹرویو کو پورے صفحہ پر پھیلا کر بہت نمایاں طور پر شائع کیا اور اسے حضور ایدہ اللہ کے بڑے سائز کے دو فوٹوؤں سے مزین کیا۔

ڈینش دانشوروں سے ملاقات

"بی ٹی" اخبار کے نمائندہ کے ساتھ ملاقات کے معاً بعد ساڑھے سات بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر ان ڈینش دانشوروں سے ملاقات فرمائی جنہیں بطورِ خاص مدعو کیا گیا تھا جن میں سے بعض کو احمدی احباب اپنے ہمراہ لائے تھے۔ ان میں یونیورسٹی کے بعض پروفیسر صاحبان۔ ڈاکٹرز۔ انجینئرز اور پادری صاحبان شامل تھے تاریخ مذاہب کے نامور پروفیسر مسٹر ہیوڈ فیلٹ (HAVID FELDT) نے بھی اس تقریب میں تشریف لانا تھا لیکن اپنی ایک ناگزیر مصروفیت کی وجہ سے وہ تشریف نہ لا سکے تاہم انہوں نے اپنے دو شاگردوں کو بھجوایا کہ وہ ان کی بجائے اس تقریب میں شرکت کریں اور خود پروفیسر مذکور کے حاضر نہ ہو سکنے پر معذرت کریں۔ تقریب کی تمام تر کارروائی انگریزی میں ہوئی۔

معمولی رسمی تعارف کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مبلغ انچارج مکرم منصور احمد صاحب بشیر نے کی تلاوت کردہ آیات کا ڈینش ترجمہ مکرم الحاج فرح مرتینڈ ہنس نے پڑھ کر سنایا بعد ازاں حضور نے فرمایا یہ ایک غیر رسمی ملاقات ہے جو دوست سوال پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں میں جواب دینے کی کوشش کروں گا اس طرح تبادلہ خیالات کی صورت پیدا ہو جائے گی اس پر کچھ سیکنڈ خاموشی رہی حضور نے متبسم انداز میں فرمایا بارش کا پہلا قطرہ ذرا دیر سے ہی گرتا ہے اور جب گر جاتا ہے تو تسلسل سے بارش گرنا شروع ہو جاتی ہے اس لئے میں پہلے قطرہ کا منتظر ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کے بعد سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو جائے گی حضور کے اس ارشاد سے سب بہت محظوظ ہوئے اور پہلا قطرہ ایک سوال کی شکل میں نمودار ہوا۔ سوال یہ تھا کہ فلسطین کا مسئلہ بہت اُلجھ گیا ہے اس کے حل کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

حضور نے فرمایا اس سوال کا جواب خود قرآن مجید میں موجود ہے اللہ تعالیٰ ارضِ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

(الانبیاء آیت ۱۰۶)

یعنی ارضِ مقدس کے اصل وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔ اس آیت کی رُو سے اس پیچیدہ مسئلہ کا حل صرف اسلحہ جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اس امر میں مضمر ہے کہ اہلِ فلسطین اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور اس طرح اور اس رنگ سے بجا لائیں کہ وہ عند اللہ عبادی الصالحون شمار ہوں وہ اگر ان معنوں میں عبادی الصالحون بن جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں ارضِ مقدس کی وراثت سے نہیں روک سکتی ہم اس بات کی کوشش میں ہیں کہ وہ کسی طرح صحیح معنوں میں عبادی الصالحون کے مصداق بن جائیں دوسرے ہم دعا کر رہے ہیں دعاؤں کے ذریعہ انقلاب رونما ہو جایا کرتا ہے میں نے جماعت کو تحریک کی ہے کہ وہ فلسطین اور اہلِ فلسطین کے لئے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کریں میں خود راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعا کرتا ہوں سو ہم دعاؤں کے ذریعہ اپنے فلسطینی بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں اور یقین رکھتے ہیں ایک دن خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور ارضِ فلسطین کی اصل وراثت کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گا۔

ایک ڈینش پادری صاحب نے سوال کیا کیا آپ ایسے ذرائع پر روشنی ڈالیں گے کہ عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے باہم مل کر گفتگو کریں اور مذہبی منافرت کو درمیان میں لائے بغیر باہمی تعاون کی کوئی راہ نکالیں؟

حضور نے فرمایا ہر مذہب لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے یہی مذہب کا خلاصہ ہے جب مقصد سب کا ایک ہے تو پھر باہمی منافرت پیدا ہی نہیں ہونی چاہئے جو لوگ نفرت کا پرچار کرتے ہیں وہ لوگ اپنے آپ کو کسی مذہب کی طرف منسوب کریں وہ مذہبی نہیں کہلا سکتے کیونکہ جونہی نفرت اور حقارت بیچ میں آئی مذہب ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ سیاست لے لیتی ہے ہم لوگوں کو احمدیت کی طرف بلاتے ہیں تو ہمدردی کے جذبہ کے تحت بلاتے ہیں ہمدردی نفرت اور حقارت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی احمدیت سب کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں اور نفرت سے یکسر بالا ہو کر باہم تبادلہ خیالات کریں اور ایک دوسرے کو اپنے مذہب کی صداقت کا قائل کریں۔

ایک سوال یہ بھی ہوا کہ بالعموم مغرب میں یہ عام تاثر پایا جاتا ہے کہ عورتوں کو گھروں تک محدود رکھا جاتا ہے اور انہیں مردوں کے مساوی حقوق نہیں دئے جاتے اس بارے میں آپ کیا کہنا پسند فرمائیں گے؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا مغرب میں عورتوں اور مردوں میں مساوات پر بہت زور دیا جاتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مساوات سے کیا مُراد ہے مساوات ایک ہی جنس کے مابین ہوتی ہے اور ان کو عطا کی جانے والی استعدادوں کے مطابق ہوتی ہے اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کے حقوق تسلیم کئے ہیں لیکن مردوں اور عورتوں کو ایک جیسی استعدادیں نہیں دی گئیں بعض لحاظ سے عورتوں کو ایسا پیدا کیا گیا ہے کہ وہ زیادہ بوجھ اُٹھاتی ہیں بعض لحاظ سے ان پر ذمہ داریوں کا بوجھ کم ہے قدرت نے مرد اور عورت کو ایسا ہی بنایا ہے مثال کے طور پر عورتیں بچے جنتی ہیں مرد جن ہی نہیں سکتے لہٰذا دونوں میں اس لحاظ سے مساوات قائم ہو نہیں سکتی خدا نے دونوں کو ایسا ہی بنایا ہے اس میں کسی انسان کا کوئی دخل نہیں ہے اس لئے اسلام نے مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ دائرۂ کار مقرر کر دئے ہیں عورتوں کا دائرۂ کار اس نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ بچوں اور نئی نسلوں کی تربیت اور پرورش کریں اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے ماں اور بچے کے درمیان بے مثال محبت پیدا کر دی ہے اس بے مثال محبت کی وجہ سے ماں ہی اپنے بچوں کی تربیت اور پرورش کر سکتی ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا مردوں کا دائرۂ کار اسلام نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ روزی کمائیں اور بیوی بچوں کی ضروریات کے متکفل ہوں اگر مساوات کے نام پر بچوں اور نئی نسلوں کی تربیت اور پرورش کی ذمہ داری کے باوجود عورتوں سے دوسرے کام بھی لئے جائیں اور انہیں گھر کی ضروریات کے لئے آمدنی پیدا کرنے پر مجبور کیا جائے تو یہ ان پر ظلم ہے اور اس سے خاندانی نظام درہم برہم ہوئے بغیر نہیں رہتا جس سے طرح طرح کی خرابیاں جنم لیتی ہیں اور معاشرہ میں فساد کی کیفیت رونما ہوتی ہے اب رہا پردہ کا سوال سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو نازک بنایا ہے اور اسے دل کشی عطا کی ہے اس کی اس دل کشی کی حفاظت اور معاشرتی برائیوں کے سدِ باب کے لئے اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے گھروں میں بند رہنے یا برقعہ کا نام پردہ نہیں ہے پردہ کی روح عورتوں اور مردوں کے اختلاط کو روکنا ہے تاکہ ان کے علیحدہ علیحدہ دائرۂ کار برقرار رہیں اور معاشرتی برائیاں سر نہ اُٹھا سکیں پردہ کی اس رُوح کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف حالات اور مختلف ماحول میں پردہ کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن پردہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

حضور نے اس ضمن میں مزید فرمایا یورپ نے عورتوں اور مردوں کے جداگانہ حلقۂ کار کی تمیز ختم کر کے پردہ کو یکسر خیر باد کہہ کر اور خاندان کے تصور کو ملیامیٹ کر کے کیا حاصل کیا؟ یہی کہ معاشرتی برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی گئیں۔ شرم و حیا کے فقدان ہمیشہ کوشی اور طلاقوں کی بھرمار نے اطمینانِ قلب اور مسرت کو یکسر ختم کر کے رکھ دیا احمدی عورتیں جو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جداگانہ حلقۂ کار اور پردہ کی پابندی کے باوصف علم بھی حاصل کر رہی ہیں ہر طرح مطمئن ہیں اور انہیں معاشرہ میں اپنے باعزت مقام کی وجہ سے حقیقی مسرت حاصل ہے۔

اس موقع پر روزہ، حج اور بعض دیگر مسائل کے متعلق بھی سوالات کئے گئے۔ جن کے حضور نے تسلی بخش جواب دئے یہ مجلس نو بجے شب کے قریب اختتام پذیر ہوئی بعد ازاں مشن کے ہال میں معزز مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی چائے کے دوران ڈینش مہمانوں نے حضور کے ساتھ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات جاری رکھا اسی دوران محمد جمیل صاحب ولد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کی دو پیاری بچیوں عزیزہ ناہید جمیل اور عزیزہ عمیرا جمیل نیز ان کے بھائی عزیزم خرم جمیل سلمہ نے احمدی بچوں کا ترانہ بہت خوش الحانی سے سنایا جسے سامعین نے بہت پسند کیا اور حضور نے بھی ان تینوں بچوں کے سر پر دستِ شفقت پھیر کر بہت شاباش دی

بصیرت افروز خطبۂ جمعہ

کوپن ہیگن میں اپنے قیام کے آخری روز یعنی ۱۳ر اگست ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد نصرت جہاں میں نماز سے پہلے انگریزی زبان میں بہت

پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا حضور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ الکہف کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

(الکہف آیات ۸ تا ۱۱)

ترجمہ:- جو کچھ روئے زمین پر موجود ہے اسے یقیناً ہم نے زینت کا موجب بنایا ہے تاکہ ہم ان کا امتحان لیں کہ ان میں سے سب سے اچھا کام کرنے والا کون ہے اور جو کچھ زمین پر موجود ہے اسے ہم یقیناً ایک دن مٹا کر ویران سطح بنا دیں گے کیا تو سمجھتا ہے کہ کہف اور رقیم والے لوگ ہمارے نشانوں میں سے کوئی اچنبھا نشان تھے (جن کی نظیر پھر کبھی نہ پائی جا سکتی ہو) جب وہ چند نوجوان وسیع غار میں پناہ گزین ہوئے اور (دعا کرتے ہوئے) انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب اپنے حضور سے ہمیں خاص رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے اس معاملہ میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر۔

حضور نے واضح فرمایا کہ سورۃ الکہف وہ سورۃ ہے جس میں ابتدائی عیسائیوں کی تکالیف اور کسمپرسی کا، پھر ان کے عروج و زوال کا درمیان میں اسلام اور مسلمانوں کے غالب آنے کا۔ پھر مسلمانوں کے زوال پذیر ہونے کے بعد عیسائیوں کے از سر نو عروج پکڑ جانے کا اور بالآخر ان کے نیست و نابود ہونے کے بعد اسلام کے دوبارہ غالب آنے کا ذکر ہے اس سورت کا تعلق عیسائیوں کے ابتدائی زمانہ سے بھی اور اس آخری زمانہ سے بھی ہے جس میں انہوں نے ایک دفعہ پھر عروج حاصل کرکے صفحہ ہستی سے نابود ہو جانا ہے اور ان کی جگہ اسلام نے دائمی طور پر غالب آنا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا پھر سورۃ الکہف ہی وہ سورۃ ہے جس کا تعلق خروج دجال سے بھی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو خروج دجال کی خبر دی اور اس کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلنے والی تباہی سے ڈرایا تو صحابہ نے پوچھا اس تباہی سے بچنے کا طریق کیا ہے؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سورۃ الکہف کی پہلی دس اور آخری دس آیات بکثرت پڑھا کرو تم دجال کے فتنہ سے محفوظ رہو گے اب نعوذ باللہ یہ آیات جنتر منتر کی طرح تو نہیں ہیں کہ محض ان کے پڑھنے سے ہی انسان دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ چونکہ اس سورۃ میں عیسائیوں کے عروج و زوال اور آخری زمانہ میں ان کے ذریعہ پھیلنے والے فتنہ کا ذکر ہے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اور ان لوگوں کے اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا اس لئے جو مسلمان اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں گے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیں گے۔

حضور نے فرمایا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ سورۃ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اور بالخصوص ہمارے لئے اور ہم میں سے بھی ان لوگوں کے لئے جو مغربی ملکوں میں آکر آباد ہوئے ہیں خاص اہمیت کی حامل ہے یہ دانش اور روشنی کا چارٹر ہے اس پر غور کریں اور اس میں پوشیدہ حکمتوں کی تلاش کریں قرآن مجید کے معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے ناممکن ہے کہ انسان باریک سے باریک ذرہ کے خواص پر حاوی ہو سکیں پھر وہ ایک آیت کے معانی اور اس کے معارف پر کیسے حاوی ہو سکتے ہیں۔

آخر میں حضور نے مغربی ملکوں میں رہنے والے احمدی احباب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ قرآن مجید پر غور کرنا شروع کریں گے گو یہ کبھی نہ ختم ہونے والا سفر ہے لیکن ایک بہت حیرت انگیز سفر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا معین و مددگار ہو۔

یہ پُر معارف خطبہ ۲ بجکر دس منٹ پر ختم ہوا اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوپن ہیگن سے ہمبرگ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

(تلخیص از الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

اڑیسہ کے سیلاب زدگان کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مالی امداد
اور ایڈیٹر صاحب سماج شری رادھاناتھ رتھ کی طرف سے اظہار تشکر

گزشتہ دنوں صوبہ اڑیسہ میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے باعث ہماری بعض جماعتوں کی طرف سے یہ خواہش کی گئی تھی کہ صوبہ اڑیسہ کی سرکار کے سرکاری امدادی ریلیف فنڈ اور اسی طرح ایڈیٹر سماج شری رادھاناتھ رتھ صاحب کے ریلیف فنڈ میں مرکز کی طرف سے کچھ رقم بھجوائی جائے چنانچہ نظارت امور عامہ کی طرف سے یہ معاملہ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کرنے پر صدر انجمن احمدیہ نے مبلغ ۲۵۰/- روپے اڑیسہ کے چیف منسٹر صاحب کے ریلیف فنڈ میں اور مبلغ ۱۵۰/- روپیہ سوشل ورکر اور ایڈیٹر سماج شری رادھاناتھ رتھ صاحب کے ریلیف فنڈ میں بھجوائے جانے کی منظوری عنایت فرمائی اس کے مطابق یہ رقوم ارسال کی جا چکی ہیں چنانچہ شری رادھاناتھ رتھ ایڈیٹر سماج کی طرف سے خاکسار ناظر امور عامہ کو جو چٹھی بسلسلہ رسید رقم موصول ہوئی ہے اس میں انہوں نے جماعت کی اس بروقت ہمدردانہ پیشکش کا شکریہ ادا کیا ہے ذیل میں ان کی چٹھی کا متن پیش کیا جاتا ہے وہ لکھتے ہیں:-

"آپ کی چٹھی نمبر ۴۹۴۳ (G-82) F-3 بتاریخ ۲۰ اکتوبر معہ بنک ڈرافٹ مالیتی ۱۵۰/- روپئے اڑیسہ کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد کے واسطے موصول ہوئی جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ پُرخلوص مالی پیشکش اور سیلاب کی زد میں آئے ہوئے مردوں۔ عورتوں اور بچوں سے اظہار ہمدردی ان کے دکھ درد بانٹنے کے تعلق میں ایک دیرپا اثر رکھتا ہے اور اس کارنگ سے دوسری قوموں اور سوسائٹیوں کے لوگوں میں بھی ان مصیبت زدگان کی مدد کا جذبہ اجاگر ہوگا جماعت احمدیہ کا نمونہ اور اس کا عملی مظاہرہ اتنا عظیم اور فراخدلانہ ہے کہ وہ بلاتمیز مذہب و ملت اور رنگ و نسل ہر قسم کے حالات میں بنی نوع انسان کی (خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں)۔ میری طرف سے مکرم ناظر صاحب امور عامہ کو ہدیہ تشکر پیش کیا جاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اڑیسہ کے اس خطرناک سیلاب میں افراد جماعت کا کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا البتہ مالی نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان نقصانات کی تلافی فرمائے اور احباب جماعت کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان

درخواستہائے دعا

٭ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر اور ان کی اہلیہ اپنے بیٹے عزیز عبدالمومن سلمہ کو سرینگر میڈیکل کالج میں ایم۔بی۔بی۔ایس کے لئے داخلہ مل جانے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ایک سو بیس روپے ادا کرکے عزیز کی نمایاں کامیابی اور نافع الناس وجود بننے نیز اپنے دوسرے بچوں عزیز عبدالشکور سلمہ و عزیزہ امۃ المتین سلمہا کی علی الترتیب میٹرک اور بی۔اے فائنل کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ٭ مکرم سید اقبال احمد جاوید صاحب بنگلور اپنی ٹرانسپورٹ سروس کے دفتر کے لئے موزوں جگہ مل جانے کے بعد یکم نومبر کو دفتر کا باضابطہ افتتاح کر رہے ہیں موصوف اس کاروبار کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے ٭ مکرم عبداللطیف صاحب سندھی ابن مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش مرحوم اپنی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے ٭ مکرم مسی مبارک احمد صاحب کوڈالی (کیرالہ) مع اہلیہ ربوہ تشریف لے گئے ہیں موصوف اپنے اس سفر کے ہر جہت سے بابرکت ہونے بخیر و عافیت واپس اپنے مستقر پہنچنے کے لئے ٭ مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اپنے پوتے عزیز تقی الدین احمد سلمہ اور خود کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ٭ مکرم عبداللہ صاحب ڈار نادر آباد (کشمیر) اپنے بیٹے کو محکمہ پولیس میں ملازمت مل جانے کی خوشی میں ایک مستقل تبلیغی پرچہ کی ذمہ داری قبول کرکے اور مد امانت بدر میں مبلغ چوبیس روپے بھجواتے ہوئے عزیز کی اس ملازمت کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

جریدہ "گارڈین" (لندن) کے وقائع نگار خصوصی "جان ہوپر" کا خصوصی مقالہ

سپین کے لئے اسلام کی پانچ سو سالہ حسرت

اسپین کی آخری مسلم بادشاہت کی فوجوں نے ۲ جنوری ۱۴۹۲ء کو ہتھیار ڈالے تھے۔ سلطان اپنے گھوڑے پر سوار زریں دمنقش کپڑوں میں ملبوس جانشینوں کے جلو میں اپنے سُرخ قلعہ نما محل "الحمراء" سے رُخصت ہُوا تو شہر سے باہر نکل کر ایک اونچے مقام پر اپنے گھوڑے کا رُخ موڑ کر جب اُس نے اس عالی شان شہر پر نگاہ ڈالی جسے وہ ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ رہا تھا تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اس دن سے اس بلند مقام کو (جہاں سے سارا غرناطہ دکھائی دیتا ہے) آج تک (ہسپانوی زبان میں) "آل الیتو سپیرو دیل مورو" یعنی "مُور کی آخری آہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ابو عبد اللہ کی یہ روانگی ہسپانوی و پرتگالی مملکت کے جنوبی علاقوں میں تقریباً ۸۰۰ سالہ مسلم حکومت کے خاتمہ کی علامت تھی۔

دسویں صدی عیسوی میں ـــ اموی خلافت کے تحت (اپنے عروج کے دور میں) اندلس غالباً یورپ کا سب سے طاقتور اور یقیناً سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک تھا۔ خلیفہ کے تحت ایک لاکھ عسکریوں پر مشتمل بڑی فوج - ایک بہت بڑی بحریہ انتظامیہ اور عدلیہ کا ایک ایسا مستحکم اور مستعلیق نظام تھا جس میں احتساب اعلیٰ کی پوری پوری گنجائش اور صلاحیت موجود تھی ۵ لاکھ نفوس کی آبادی کا شہر (دار الخلافہ) قرطبہ یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا جو اپنی فٹ پاتھوں سے مزین راستوں اور باقاعدہ نظام ڈاک جیسے نفیس امتیازات پر بجا طور پر مفتخر تھا قرطبہ کے علماء و دانشور خاص طور پر اطباء عظیم شہرت رکھتے تھے۔ اندلس ہی کی وساطت سے یورپ اُن کلاسیکی کتب تک رسائی دوبارہ حاصل کر پایا۔ جنہیں شرق قریب اور شرق وسطیٰ کے علماء نے محفوظ کر رکھا ہوا تھا۔

ابو عبد اللہ فیض (FEZ) چلا گیا جہاں اس کی نسلیں بھکاری بن گئیں لیکن اُسس کی رعایا اسپین ہی میں ٹھہری رہی اور ظلم و بربریت کی اس چکی میں پسنا اس کا مقدر بن گیا جس کی شدت نے اُسے بالآخر بغاوت پر مجبور کر دیا اور نئی حکومت کو ان کا قلع قمع کرنے اور انہیں ملک بدر کر دینے کا ایک بہانہ ہاتھ آ گیا ۱۷ ویں صدی کے آغاز میں وہاں صرف ۵ لاکھ مسلمان باقی رہ گئے جن کا اجتماعی اخراج ۱۶۰۹ء میں عمل میں آیا۔

کہانی کا آغاز

اسلام اسپین سے ذلت و تحقیر کے ساتھ رخصت ہوا تھا اور آج پھر وہاں اپنے سر کو بلند کئے داخل ہوگا جس کے لئے اسے ایک قوی الارادہ ہندوستانی وجاعت) اور لندن کے مضافات سے حاصل شدہ خطیر رقم کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اس کہانی کا آغاز ۱۹۴۵ء میں قادیان کی گلیوں سے ہوتا ہے جو اُس وقت کے برطانوی ہندوستان کا ایک قصبہ اور تحریک احمدیت کا مرکز تھا اس تحریک کی بنیاد گزشتہ صدی کے اواخر میں حضرت مرزا غلام احمد (۴) نے رکھی۔ جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ہونے کا دعویٰ کیا - اس تحریک کا امتیاز خاص ہمیشہ تبلیغ کے لئے جوش و جذبہ اور لگن رہا ہے اور ایک صدی سے بھی کم عرصے میں اس نے ایشیا اور افریقہ میں ایک کروڑ افراد کے دل جیتنے کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں مشن قائم کئے ہیں۔

۱۹۴۵ء کے اُس روز ایک پریشان حال "واقف زندگی" مسجد سے سر گرداں واپس آ رہا تھا۔ اصل میں جماعت کے امام نے کچھ مبلغین کو یہ بتانے کے لئے یاد فرمایا تھا کہ تبلیغی فرائض کی انجام دہی کے لئے ان کا انتخاب عمل میں آ گیا ہے اور ان کی آئندہ منزل مقصود کون کون سا ملک ہوگا - ج ـــ کرم الٰہی ظفر بھی اپنے دل میں اُمید لئے ہوئے تھا کہ اس کا بھی ان مبلغین میں نام ہوگا لیکن اُسے یاد نہ فرمایا گیا - اتفاقاً اس کی مڈبھیڑ راہ میں اپنے امام سے ملاقات کے بعد واپس آتے ہوئے مبلغین سے ہو گئی۔ جنہوں نے اس سے اظہار ہمدردی کی بجائے اُسے "مبارکباد" دی اور بتایا کہ دراصل اُسے نہ بلائے جانے کے سلسلے میں سہو ہو گئی تھی تاہم اُس کی عدم موجودگی میں اُس کا تعین اسپین کے واحد مبلغ کے طور پر ہوا ہے۔ اس خبر پر ایک انتہائی نیک اور راسخ الایمان شخص ہی مسرت میں آپے سے باہر ہو سکتا تھا جیسا کہ وہ ہوا - کیونکہ اسپین ابھی ماضی قریب میں ہی اتحادیوں کے حملے سے جانبر ہوا تھا اور جلد ہی اقوام متحدہ کی بائیکاٹ کا تختہ مشق بننے والا تھا جو قوم کو "قحط" کے کنارے لاکھڑا کرتا - جنرل فرانکو اصلاح احوال کی بے چینی (اور جو تباہی اس نے اسپین پر وارد کی تھی اُس سے عوام کی توجہ کو ہٹانے کی بے قراری اور دھن) میں اپنے اقتدار اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی جنگ کو "صلیبی جنگوں" کے مماثل قرار دے رہا تھا۔

ایسا خطہ ارض ایک مسلم (مبلغ) کے لئے شاذ ہی زرخیز ثابت ہو سکتا تھا -

ابتدائی مشکلات

لیکن کرم الٰہی ظفر کی ابتدائی مشکلات اسپین کی پیدا کردہ نہ تھیں۔ برصغیر ہندوستان کی تقسیم نے ایسے سنگین مسائل و سانحات کو جنم دیا جن سے مجبور ہو کر تحریک (احمدیت) کو اپنا مرکز پاکستان نامی نوزائیدہ مملکت میں ربوہ میں منتقل کرنا پڑا اور کرم الٰہی ظفر سے کہا گیا کہ چونکہ ان کے مشن کے لئے رقم نہیں ہے اس لئے وہ لندن چلے جائیں انہوں نے جواب میں درخواست کی کہ اگر تحریک ان کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتی تو نہ سہی وہ اپنے اخراجات خود برداشت کر لیں گے اور وہ چھ ماہ کے لئے لندن چلے گئے۔ جہاں انہوں نے کرائیڈن میں عطریات کا ہنر سیکھا - اس کے بعد وہ واپس اسپین پہنچ گئے ۱۹۴۸ء تک انہوں نے اتنی رقم پس انداز کر لی تھی کہ اس سے ہسپانوی زبان میں احمدیت سے متعلق ایک کتاب شائع کر سکیں۔ یہ کتاب ممنوع قرار دے دی گئی لیکن ایک پادری کی دخل اندازی سے (جو اس قصبہ میں رہائش پذیر تھا جہاں کرم الٰہی مقیم تھے) اس کتاب سے پابندی اُٹھائی گئی اس کامیابی سے اُن کا حوصلہ بڑھا اور انہوں نے ایک اور جدید تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" شائع کر ڈالی لیکن اس مرتبہ چرچ کے ارباب حل و عقد نے اس پر شدید احتجاج کیا اور اس کتاب کو ممنوع قرار دینے کے علاوہ ضبط بھی کر لیا گیا۔

کوشش بسیار کے بعد وہ جن کی صرف پانچ ہزار کا پتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جنہیں انہوں نے ان ہسپانوی شہریوں کے ناموں اور تبصروں کے ساتھ لندن ارسال کر دیا تھا جو اس سے ممکنہ دلچسپی رکھتے تھے متوقع طور پر اپنی دھن کا پکا یہ مبلغ مسلسل ملک بدر کر دیئے جانے کے خطرے سے دو چار رہا اور گھوم پھر کر عطریات (جسے ایک اور مبلغ نے یوں بیان کیا)

(مادی عطریات کے ساتھ روحانی عطریات کی تقسیم) بیچنے کا روبار میں کوشاں رہا

مسجد کے لئے تڑپ

ایک دفعہ (اپنی چھٹی حس کے تحت) اُس نے اپنے ایک ٹریکٹ کی کاپی جنرل فرانکو کو ارسال کر دی جو ہسپانوی زبان بولنے والے ممالک کا راہنما مانا جاتا تھا اور جس نے شمالی افریقہ میں بہت خدمات انجام دی تھیں اس نے جواباً تحریر کیا کہ

" میں اس کتاب سے بہت محظوظ ہوا ہوں اور اس گرانقدر تحفہ کے لئے آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں "۔

چنانچہ اگلی دفعہ جب پولیس آئی تو انہوں نے جنرل فرانکو کا وہ مکتوب انہیں دکھایا اور وہ اپنا سا منہ لے کر واپس چلی گئی انجام کار انہیں قانونی طور پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" نامی کتاب تقسیم کرنے کی اجازت مل گئی۔ - لیکن حکومت کی پالیسی سوائے "رومن کیتھولک طریق عبادت" کے ہر طریق عبادت کے معاملہ میں سختی سے کنٹرول کی تھی - حتیٰ کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو بھی اپنی عبادت کی تشہیر کرنے کی اجازت نہ تھی اس قانون میں لچک صرف جنرل فرانکو کی وفات کے بعد ہی پیدا ہو سکی جس کے بعد کرم الٰہی کا اوّلین مطمح نظر اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے لئے مسجد مہیا کرنا بن گیا۔

سب سے پہلے انہوں نے ان لاتعداد مساجد میں سے کسی ایک کو خریدنے کا منصوبہ بنایا جنہیں قرون وسطیٰ کے آخری زمانہ میں گرجاگھروں میں تبدیل کر دیا گیا تھا لیکن اس معاملہ میں انہیں ٹکا سا جواب ملا جس کے بعد انہوں نے ایک نئی مسجد بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا - اور قریب قریب اُسی وقت ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے امام نے میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ایک "فنڈ" تعمیر مساجد و اشاعت کتب کے لئے قائم کیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اسپین کی مسجد کے لئے رقم مہیا کرنا برطانیہ میں مقیم دس ہزار احمدیوں کی ذمہ داری ہوگی - جن کا مرکز لندن میں "ساؤتھ فیلڈ" میں ہے اور جو اب تک ۲ لاکھ پونڈ چندہ دے چکے ہیں

نئی مسجد جس کا افتتاح آج عمل میں آئے گا۔ قرطبہ سے بیس میل دور پیدرو آباد کے

مقام پر میناروں کو جاتی ہوتی قومی شاہراہ پر ایسے اونچے مقام پر واقع ہے کہ اُسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لیکن اسے استعمال کون کرے گا؟ ــ یہ درست ہے کہ امام مسجد بشارت (جیسا کہ احمد نے بھی تسلیم کیا ہے) واقعی ایک مسئلہ ہے ـــ کچھ مسلمان تاجر اور سیاح جو سپین آئیں یقیناً اسے دیکھنے آئیں گے۔ لیکن گزشتہ ۴۶ سالوں میں کرم الٰہی ظفر نے جو ایک سو سے کچھ زائد ہسپانوی مسلمان کئے ہیں اُن میں سے بہت کم قرطبہ کے گرد و نواح میں رہائش رکھتے ہیں

رضائے الٰہی پر توکل

لیکن جماعت احمدیہ کے عمر رسیدہ بزرگ ہمیشہ کی طرح اس معاملہ میں اپنا پورا توکل رضائے الٰہی پر رکھتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں اگر آزادی کی وہ رُوح جو سپین میں جمہوریت کے احیاء نو کے ساتھ بیدار ہوئی ہے قائم رہی تو اُن کے لئے اس ملک میں یورپ کے تمام ملکوں کی نسبت نو مسلم بنانے کے مواقع زیادہ ہیں۔ کیونکہ خاص طور پر اسپین کے نوجوان طبقہ میں اسپین کے اسلام سے اخراج کے عمل کے بارہ میں "جُرم" کا احساس پایا جاتا ہے نہ کہ "فخر و مباہات" کا اور اُن کا یہ احساس اس بات سے بھی جھلکتا ہے کہ وہ اسپین میں اسلام کے سابقہ پیروکاروں کو "ہسپانوی مسلم" کی بجائے "مسلم ہسپانوی" کے نام سے یاد کرتے ہیں اور احمدیہ تحریک کا امن اور محبت پر انحصار ایک ایسی نسل کے لئے جو جنگی اثرات سے دوچار رہی ہو بہت جاذبیت رکھتا ہے۔

اس نکتہ کی وضاحت جماعت کے ایک سابق امام نے اس طرح کی تھی کہ اسپین ایک ایسا ملک ہے کہ جو اسلام کی بھرپور شوکت کا مشاہدہ کر چکا ہے لیکن یہ نور وہاں جنگ کی بدولت ظہور پذیر ہوا تھا اور جنگ ہی کے ذریعہ اُسے بجھا دیا گیا ـــ اس دفعہ یہ نور محبت اور امن کے پیغام سے روشن کیا گیا ہے لہذا دائمی ہے نہ یہ یہاں سے کبھی باہر جائے گا اور نہ ہی اسے یہاں سے کبھی باہر نکالا جائے گا۔

"گارڈین" (لندن)
(۱۰ ستمبر ۸۲ء ص ۱۲)

ترجمہ :ـ

مبشر لطیف (لاہور)

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور
۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

※

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے آخری مُلاقات کی پُرکیف یادیں

از مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر

یہ انسان کی فطرت کا ایک حصہ ہے کہ وہ اپنے کسی محسن کو کسی تکلیف میں پا کر اپنا دل چین کھو بیٹھتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ بے چینی کا عالم تھا جب خاکسار ۹ر جون ۱۹۸۲ء کو سرینگر احمدیہ مشن کی طرف جا رہا تھا کہ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صحت کے بارے میں آگاہی حاصل کرے بس ایک ہی دُعا وردِ زبان تھی کہ مولا کریم ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی دے مشن ہاؤس میں پہنچے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حیدرآباد سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ ہمارے آقا اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سُن کر میرے دِل میں تلاطم کی سی کیفیت پیدا ہو گئی اپنے محسن آقا کی ساری حسین یادیں ذہن کے پردے پر منعکس ہو گئیں اور آنسوؤں کا ایک سیلاب آنکھوں سے رواں ہو گیا ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کا سہارا تھا، اور اسی کی رحمت کے طفیل دِل اس یقین سے پُر تھا کہ وہ اس شدید رنج کے بدلہ میں ہمیں ایک نئی رحمت سے فرد نوازے گا۔

وہ ساری یادیں جو اس وقت پھر سے تازہ ہو گئی تھیں گو بے شمار تھیں لیکن ایک حسین یاد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک تازہ ملاقات تھی۔ یہ دُوسری اور آخری ملاقات اپریل ۱۹۸۲ء میں ہوئی تھی۔ گو ہر احمدی کو اپنے امام عالی مقام کی بے پناہ شفقت حاصل ہوتی رہی ہے لیکن جس عظیم ترین شفقت کا ظاہرہ ناچیز کے ساتھ حضور پُر نُور نے اس ملاقات میں فرمایا اگر میں اسے آپ تک نہ پہنچاؤں تو یہ عمل ایک ناشکری اور ناانصافی کے مترادف ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ حضور سے ملاقات کی میری دلی خواہش اس وقت پوری ہوئی جب اسلام آباد میں حضور سے ہمارا تعارف کرایا گیا اس ملاقات میں میرے ساتھ میرا لڑکا عزیز احسان اللہ اور میرا بھانجا عزیز محمد رفیق بھی تھا حضور سے معانقہ کرتے وقت خاکسار کے دِل کی دھڑکن کافی تیز ہو گئی جو کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی محسوس کی۔ اس پر میرے مشفق اور مہربان آقا نے میرے دِل کے بالمقابل میری پیٹھ پر اس وقت تک اپنا مبارک ہاتھ رکھا جب تک کہ میرا دل ٹھیک سے معمول پر نہیں آ گیا خدا ہی جانتا ہے کہ ان حالات میں میرے دل کی کیا حالت تھی جو بیان اور تحریر سے باہر ہے بہر حال اپنے محسن آقا کا جو پیار اس ناچیز کو نصیب ہوا اس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت مشکور ہوں یہ وہ غیر معمولی شفقت کا مظاہرہ تھا جس کو دیکھ کر اس وقت موجود احباب نے بعد میں مبارکباد دیتے ہوئے ہمیں گلے لگایا۔ ایسا ہی پیار اور محبت ہر وہ شخص حاصل کرتا رہا ہے جو حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں کبھی بھی حاضر ہوا۔ پس کتنے خوش نصیب ہیں ہم احمدی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا پیار اپنے خلیفہ کے ذریعہ دیتا چلا آ رہا ہے اور جس کی برکتوں کی وجہ سے آج ہم اپنے آپ کو دُنیا کی وہ واحد جماعت تصور کرتے ہیں جس کے چہرے کی مسکان لازوال ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اس ملاقات کے دُوسرے دور میں جس کی خاطر ہمیں کافی کوشش کرنا پڑی ایک بار پھر ہمیں اس مہربان آقا کی مبارک صحبت میں کچھ دیر رہنے کی سعادت نصیب ہوئی جوں ہی ہم حاضر ہوئے حضور پہلے ہی کھڑے موجود تھے۔ حضور نے ہمیں مصافحہ اور معانقہ سے ایک بار پھر نوازا اور اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ ہمیں نہ بٹھایا۔ ہم اپنے آقا کے نُورانی چہرہ (جو آپؒ کی اولوالعزمی کی عکاسی کر رہا تھا) کی کرنیں اپنے دلوں پر پڑتی محسوس کر رہے تھے جس کی بدولت ہمیں بے انتہا اطمینان اور مسرت حاصل ہو رہی تھی اور ہمارے حوصلے بلند ہو رہے تھے۔

حضور نے ہماری خیریت ایک شفیق ترین باپ کی طرح دریافت کی۔ گفتگو کا مرکزی نقطہ کشمیر اور کشمیر کے احمدی رہا۔ حضور نے اٹھارہ سال کی عمر میں کشمیر کا سفر کرنے اور کشمیر میں جڑی بوٹیوں سے کپڑے رنگنے کی صنعت دلچسپی کا ذکر فرمانے کے بعد کشمیریوں کی دیانتداری کے بارے میں اپنا چشم دید واقعہ سنایا کہ ایک جگہ پر حضور نے ایک دکاندار کے ساتھ ناشپاتی کی ایک بوری کا سودا بارہ آنے میں کیا لیکن دکاندار کو چار آنے زائد دئے جن کو لینے سے دکاندار نے قطعی انکار کر دیا بلکہ اس کے بدلے میں ناشپاتی کے جو دانے اس کے پاس بچ رہے تھے وہ بھی حضور کو دے دئے اور خود بوری کو کار کی ڈکی میں رکھ دیا۔ حضور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ کیا اب بھی وہی حالات ہیں۔ اس موقعہ پر خاکسار کو سرینگر میں ایک شاندار مسجد تعمیر کروانے پر اور اپریل ۱۹۷۹ء کے پُرآشوب دور میں کشمیر کے احمدی احباب کے ساتھ مشفقانہ سلوک فرمانے پر حضور کا شکریہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی یہ جان کر کہ ہمارے ان بھائیوں کی معاشی حالت پہلے سے بہتر ہے حضور کافی خوش ہوئے آخر میں حضور نے تمام کشمیری احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا پیغام دیتے ہوئے اور ہمیں پھر ایک بار شرف مصافحہ و معانقہ بخشتے ہوئے رخصت ہونے کی اجازت دی

اب جبکہ ہمارا یہ محسن ہم میں موجود نہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم آپ کی نیک خواہشات کو پورا کرتے ہوئے آپ کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہوں اور ایک دُوسرے کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ رہنے کا جو سبق حضور ہمیں سکھلا گئے ہیں اُسے اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ مولا کریم جنت الفردوس میں ہمارے اس عظیم رہنما کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تسط ۳۲

قادیان میں قُربانی کی رُقوم بھجوانے والے احباب

عید الاضحیہ کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے آمین

ممالک بیرون

نام	تعداد جانور
مکرم سجاد احمد صاحب خالد مبلغ فجی	۴
" نذیر احمد صاحب مع بچگان ابوظبی	۱
" عبد الحمید صاحب بنیابت والدین	۱
" عبد القدیر صاحب شاہد ابوظبی	۱
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ابوظبی	۳
مکرمہ مبارکہ صدیقہ صاحبہ	۱

بھارت

نام	تعداد جانور
مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب شموگہ	۱

امیر جماعت احمدیہ قادیان

بقیہ صہ اوّل

چند سات صدیوں کے بعد سرزمین اندلس میں مسجد احمدیہ بشارت کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوا کرم

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان امیر جماعت احمدیہ قادیان کو اس اہم اور تاریخی تقریب افتتاح میں بھارت کی جماعتوں کے نمائندہ کی حیثیت سے شمولیت کا شرف حاصل ہوا جس کے لئے ہم آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے اور ہر مسلمان اس امر سے آگاہ ہے کہ اسلام کا پُر شوکت جھنڈا سرزمین اسپین پر ۸۰۰ سال تک بڑی شان سے لہراتا رہا اور آٹھ صدیوں تک اندلس کی سرزمین اسلامی تہذیب اور ثقافت کا گہوارہ بنی رہی جہاں سے اس زمانہ میں علوم وفنون کے چشمے پھوٹے جبکہ یورپ ابھی جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا مسلمانوں نے اپنے زمانہ اقتدار میں بے شمار مساجد سرزمین اسپین میں تعمیر کیں قرطبہ میں تعمیر کی گئی مسجد نہایت ہی عظیم الشان تھی۔ یہ مسجد عبادت گاہ کے علاوہ یونیورسٹی کا کام بھی دیتی تھی۔ اس یونیورسٹی کے نصاب میں علوم دینیات، فقہ، فلکیات، ریاضی اور طب وغیرہ پڑھائے جاتے تھے اس یونیورسٹی کی بنیاد مصر کی یونیورسٹی ازہر اور بغداد کی نظامیہ یونیورسٹی سے پہلے ڈالی جا چکی تھی۔ یورپ۔ ایشیا اور افریقہ سے طلباء یہاں آتے اور ڈگریاں حاصل کرکے حکومت کے مناصب میں داخل ہو کر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اہم کارنامے سرانجام دیتے حتیٰ کہ بغداد کی عباسی حکومت کے دارالخلافہ سے بھی طلباء یہاں آتے تھے ابن رشد۔ ابن حزم۔ ملاں علی قاری جیسی عظیم اور نامور ہستیاں اس یونیورسٹی کو اپنے درس وتدریس سے چار چاند لگائے ہوئے تھیں ملاں علی قاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے رہنے والے تھے لیکن ان کا تقرر بطور پروفیسر قرطبہ یونیورسٹی میں تھا۔ ابوبکر یحییٰ بن سعدون جو علم قرأت۔ علوم القرآن حدیث، نحو اور لغت کے بہت بڑے امام مانے جاتے تھے قرطبہ کے ہی رہنے والے تھے عورتیں بھی دینی تعلیم میں مردوں سے کسی طرح کم نہ تھیں تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قرطبہ سے مشرقی سمت، جو گھر آباد تھے ان میں ۱۷۰ عورتیں کوفی خط میں قرآن مجید کی کتابت کیا کرتی تھیں۔

قرطبہ کی یہ عظیم مسجد اور یونیورسٹی بطور آثار قدیمہ کے اب بھی موجود ہے۔ اُمید ہے کہ آپ نے اپنے اس تاریخی دورہ میں اس عظیم مسجد کو دیکھا ہوگا۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اس عظیم مسجد کو دیکھنے کے بعد آپ اپنے تاثرات کا اس بارہ میں اظہار فرمائیں گے۔

۸ صدیوں بعد اسلامی حکومت پر زوال شروع ہوا۔ ۱۴۹۲ء میں غرناطہ کا سقوط ہوا اور شاہ غرناطہ ابو عبد اللہ نے اپنے ہاتھوں سے قصر الحمراء کی چابیاں ہسپانوی بادشاہ کے سپرد کر دیں گویا ہلالِ اسلام غروب ہوگیا اور صلیب طلوع ہو گئی۔ ہسپانوی مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے جن کی مثال دُنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ فرانسیسی محقق موسیو لیبان نے اپنی مشہور کتاب "تمدنِ عرب" میں نہایت ہی دردناک طریق پر ان پر روشنی ڈالی ہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ سترہویں صدی عیسوی کے شروع میں پورے ملک میں کوئی ایک بھی مسلمان نہ رہا اور قرطبہ اشبیلیہ۔ طلیطلہ اور غرناطہ کی مسجدوں سے اذان کی آوازیں خاموش ہوگئیں بہت سی مساجد پیوند خاک کر دی گئیں اور کئی مساجد گرجوں میں بدل دی گئیں۔ زمانہ گزرتا گیا یہاں تک کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور ایمان کو ثریا سے لانے کے پھر انتظام شروع ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غلبہ اسلام کے لئے تخم ریزی کر کے اللہ کو پیارے ہو گئے اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ یہ کام آگے بڑھنا شروع ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ دوم حضرت مصلح موعودؓ کو اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی ایک تڑپ تھی بیرونی ممالک بالخصوص اسپین کے اندر از سرِ نو اسلام کو پھیلانے کی اس درجہ آپ کو تڑپ تھی کہ جب مارچ ۱۹۴۶ء میں برطانوی وزارتی مشن ہندوستان کی سیاست کی گتھیاں سلجھانے کے لئے ہندوستان آیا تو حضورؓ نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"کیا اسپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر اسپین کو لیں گے ..... ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصولوں کو پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔"

(الفضل ۶ر اپریل ۱۹۴۶ء)

حضورؓ کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو اسپین کی سرزمین پر قدم رکھا اور تبلیغ اسلام شروع کر دی اور متعدد مشکلات کے باوجود اس کام کو جاری رکھا۔ نومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ میں خلافت ثالثہ کا دور شروع ہوا اور ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بیرونی ممالک کے سفر پر تشریف لے گئے اس دورہ میں آپ اسپین بھی تشریف لے گئے لنڈن سے جب حضور اسپین کے لئے روانہ ہوئے تو وہیں سے آپ نے پُر زور دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا اور غرناطہ پہنچنے تک یہ دُعائیں نقطۂ عروج تک پہنچ گئیں اور غرناطہ میں ہی ربّ جلیل نے ان کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی چنانچہ اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیان فرماتے ہیں۔

"ہم غرناطہ میں دو راتیں رہے دوسری رات تو میری یہ حالت تھی کہ دس منٹ تک میری آنکھ لگ جاتی پھر کھل جاتی اور میں دُعا میں مشغول ہو جاتا۔ ساری رات میں سو نہیں سکا ساری رات اسی طرح میں گزر گئی کہ ہمارے پاس مال نہیں۔ یہ بڑی طاقتور قومیں ہیں مادی لحاظ سے بہت آگے نکل چکی ہیں ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں وسائل نہیں، ہم انہیں کس طرح مسلمان کریں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو یہ مقصد ہے کہ تمام اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم بن جائیں گی یہ اقوام عالم میں سے ہیں یہ کس طرح اسلام لائیں گے اور یہ کیسے ہوگا۔ غرض اس قسم کی باتیں ذہن میں آتی تھیں اور ساری رات میرا یہی حال تھا چند منٹ کے لئے سوتا تھا اور پھر جاگتا تھا پھر چند منٹ کے لئے سوتا تھا اور پھر جاگتا تھا غرض ایک کرب کی حالت میں مَیں نے رات گزاری وہاں دن بڑی جلد چڑھ جاتا ہے میرے خیال میں تین ساڑھے تین بجے کا وقت ہوگا مَیں صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا تو یکدم میرے پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی اور قرآن مجید کی یہ آیت میری زبان پر جاری ہو گئی۔

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

(سورۃ الطلاق آیت ۴)

اس بات کا بھی جواب آگیا کہ ذرائع نہیں کام کیسے ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو اور جو شخص اللہ پر توکل رکھتا ہے اسے دُوسرے ذرائع کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی وہ اس کے لئے کافی ہے اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اللہ تعالیٰ جو اپنا مقصد بناتا ہے اُسے ضرور پورا کر کے چھوڑتا ہے اس لئے تمہیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ نہیں ہو سکتا یہ ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو وحدتِ اسلامی کے اندر جکڑ دیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں میں لا کر کھڑا کر دیا جائے۔

دُوسرا یہ خیال تھا کہ یہ کب ہوگا اور اس کے لئے میں دُعا بھی کرتا تھا کہ خدایا یہ ہوگا کب؟ اس کا جواب بھی مجھے مل گیا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ مقرر کر چھوڑا ہے جس وقت وہ وقت آئے گا ہو جائے گا ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں مادی ذرائع اگر نہیں ہیں تو تم فکر نہ کرو اللہ کافی ہے وہ ہو کر رہے گا چنانچہ میرے دل میں بڑی تسلی پیدا ہو گئی۔"

(الفضل ۱۵ر جولائی ۱۹۷۰ء)

۱۹۷۰ء میں کسی کے وہم و گمان میں یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اسپین میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو خدائے واحد کا مرکز قائم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے مگر اسلام کے زندہ اور سچے وعدوں والے خدا کی تجلیات ملاحظہ ہوں کہ حالات نے یکایک پلٹا کھایا اور اسپین کے سربرآوردہ احباب کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں سے محبت کی نئی لہر پیدا کر دی اور بالآخر حکومتِ اسپین کی طرف سے ۱۲ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو قرطبہ کے تاریخی ماحول میں احمدیوں کو مسجد بنانے کی اجازت دے دی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد صد سالہ جوبلی فنڈ کے ذریعہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں مسجد تیار ہو گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس کے افتتاح کا دن بھی مقرر فرمایا حضورؒ غیر ممالک کے سفر کی تیاری کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے لیکن اسلام آباد میں حضور کو ہارٹ اٹیک ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپکی وفات کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا انتخاب ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ر ستمبر کی تاریخ افتتاح کو قائم رکھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضور بنفس نفیس وہاں تشریف لے گئے اور اس عظیم مسجد کا افتتاح فرمایا سچ ہے کہ

یہ سب برکت مسیحِ پاک کی ہے
یہ فیضِ رحمۃ للعالمین ہے

ہمارا یقین ہے کہ ۱۴۹۲ء کو بنو الاحمر خاندان کے خلیفہ ابو عبد اللہ نے قصر الحمراء کی جو چابیاں عیسائی بادشاہ کے حوالہ کی تھیں وہ واپس ملیں [illegible]

بقایا دار اور بے شرح چندہ ادا کرنیوالے احباب جماعت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ایک ضروری ارشاد

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر یورپ کے دوران جماعت احمدیہ ڈنمارک کے سیکرٹری مال صاحب نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مالی امور کے متعلق بحث کے دوران حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لازمی چندہ جات تو ادا نہیں کرتے ہیں لیکن دوسری مالی تحریکات میں حصہ لے لیتے ہیں یا بعض رقوم صدقہ کے طور پر دیتے رہتے ہیں اس پر حضور نے فرمایا:۔

"جو لوگ لازمی چندہ جات ادا نہیں کرتے ہیں اور دوسرے چندوں میں حصہ لے لیتے ہیں اُن سے کسی قسم کا اور کوئی دوسرا چندہ نہ لیا جائے حتیٰ کہ صدقہ کی رقم بھی نہ لی جائے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے اس کی پابندی ضروری ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"مرکز کے منظور شدہ چندوں کے علاوہ کوئی اور چندہ ممبران سے نہ مانگا جائے سوائے اس کے کہ اس کی پیشگی منظوری خلیفہ وقت سے حاصل کر لی گئی ہو۔ ہمیں تعداد اور رقم کی پرواہ نہیں ہے۔ ہم کوالٹی (یعنی کیفیت) کے قائل ہیں۔"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۸۲ء صفحہ ۴)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ہر دو ارشادات پوری طرح واضح ہیں۔ جملہ اُمراء، صدر صاحبان و عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے بقایا دار اور بے شرح چندہ ادا کرنے والے افراد کے متعلق حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں اور انہیں بار بار نصیحت کریں کہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح اور معیار کے مطابق ادائیگی نہ صرف ضروری ہے بلکہ خیر و برکت کا موجب بھی ہے۔ نیز مرکز کے منظور شدہ چندہ جات کے علاوہ دوسری نوعیت کے چندہ کے مطالبہ پر یہ تسلی کر لی جانی ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں حضور کی طرف سے منظوری ہو چکی ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

جلسہ سالانہ قادیان پر موسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی اُن تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ مگر اس رُوحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک۔ لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں"

اللہ تعالیٰ تمام مخلصینِ جماعت کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس رُوحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸ر ۱۹ر ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہیں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع پہنچا دیں تا کہ اُن کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر سٹیشن سے بروقت ریزرو کروائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے۔ نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل اُمور بھی تحریر فرمائیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔ (۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا یا لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام۔ جس میں ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بقیہ صفحہ ۱۳:- وہ اب چودھویں صدی میں ظاہر ہونے والے امام اور ان کے خلفاء کے ذریعہ واپس ملیں گی جیسا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے رؤیا میں اپنے سامنے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب تھیں۔ (تذکرہ صفحہ ۵۲)

گویا صرف وہ چابیاں ہی واپس نہیں ملیں گی بلکہ اس سے بڑھ کر فتح و ظفر کی کلیدیں بھی ملیں گی۔

یہ افتتاحِ پاک اک فتح مبین ہے ہمارا ایمان ہے ہمارا یقین ہے

ہمیں خوشی ہے کہ اس اہم اور تاریخی موقعہ پر آپ قادیان اور بھارت کے احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس میں شریک ہوئے۔

آخر میں ہم اراکین صدر انجمن احمدیہ و انجمن ہائے تحریک جدید و وقف جدید و مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و مقامی انجمن و لجنہ اماء اللہ قادیان و بھارت کے احمدیوں کی بھی نمائندگی کرتے ہوئے مسجد اسپین کی اس بابرکت اور نہایت اہم تاریخی افتتاحی تقریب میں شمولیت پر مبارکباد دیتے ہوئے دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ وہ دن جلد لائے جبکہ سرزمین اندلس کے باشندے اسلام میں داخل ہوں اور سپین کی سرزمین میں اللہ اکبر کی فلک بوس آوازیں گونجنے لگیں اور ایک بار پھر سپین کا ملک اسلامی علوم و فنون کا پہلے سے بھی بڑا مرکز بن جائے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام کی سرفرازی کے سلسلہ میں ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا ہو آمین اللّٰھم آمین

صدارتی خطاب

سپاسنامہ پیش کئے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا محترم موصوف نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی توسیع و اشاعت کی بنیاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ عظیم الشان آسمانی تحریک "تحریک جدید" ہی کے ذریعہ رکھی اور اسی تحریک ۲۴ کے تحت مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو بحیثیت مبشر اسلام سرزمین سپین میں بھجوایا گیا آپ کی مسلسل جد و جہد اور عظیم قربانیوں کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو سپین میں ۷۵۰ سال کے بعد پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس مختصر تمہید کے بعد محترم موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مسجد بشارت کی تاریخ ساز افتتاحی تقریب اور اپنے کامیاب دورۂ یورپ کے انتہائی دلچسپ اور رُوح پرور حالات بیان کئے آخر میں آپ نے احباب کے سوالات کے جواب دئے اور انہیں اس سلسلہ میں عائد ہونے والی عظیم جماعتی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی رنگ میں توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ ایمان افروز استقبالیہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

"الخیر کلّہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
275475 }
213903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ۵۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
پیش کش
لبرٹی بون مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب:- تپسیا برادرکس
۴۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین کلکتہ-۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکٹر HM
SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!!
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!
AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربڑ پروڈکٹس- ۲- تپسیا روڈ- کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD CALCUTTA-39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین- ڈم چمڑے- جینس اور ملیشیا سے تیار کردہ
بہترین- معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس- بریف کیس- سکول بیگ
ایئر بیگ- ہینڈ بیگ- (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس- منی پرس- پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY-400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار- موٹر سائیکل- سکوٹر وغیرہ کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE No. 76360
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۹۴۱۷

ارشادِ نبوی

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (ترمذی)

ترجمہ :- اللہ کی مسجدیں وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے ۔

محتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"تمہارے کاموں میں سے بہتر کام نماز ہے ۔" (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے ۔" (الملفوظات جلد پنجم صہ ۱۳۰)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ - سینڈین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ، نہ ان کی تحقیر ۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558
BANGALORE - 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے ۔" (ملفوظات جلد ۹ صہ ۱۳)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : ستاربون

ستار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ ۔

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد (آندھرا)

حیدرآباد میں
فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش ، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴/۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربر ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے